لاہور

ہفت روزہ

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

22

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا
32واں سال

تنظیم اسلامی کا ترجمان

16 تا 22 ذوالقعدہ 1444ھ / 6 تا 12 جون 2023ء

انسانیت کے خلاف گھناؤنا جرم

یہ حقیقت پوری طرح منکشف ہوگئی ہے کہ اسلام ہی نوعِ بشری کو اُن تباہ کن خطرات سے نجات دلا سکتا ہے جو نظر کو خیرہ کر دینے والی مادی تہذیب کی جلو میں اس کی طرف کشاں کشاں بڑھ رہے ہیں اور اسلام ہی انسانیت کو ایک ایسا نظامِ زندگی عطا کر سکتا ہے جو اس کی فطرت اور حقیقی ضروریات کے مطابق ہو۔ اسلام ہی وہ دین ہے جو زندگی کا ایک ایسا واقعی نظام قائم کر سکتا ہے جو مادی ترقی اور رُوحانی ترقی میں ایسی ہم آہنگی پیدا کر دے گا جس کی مثال ساری تاریخِ انسانی میں سوائے نظامِ اسلامی کے کہیں نہیں مل سکتی۔

مذکورہ بالا مسلمہ حقائق کے بعد اس جُرم کے گھناؤنے پن سے بھی پردہ اُٹھ جاتا ہے جس کا ارتکاب ساری انسانیت کے خلاف وہ لوگ کر رہے ہیں جو ہر جگہ تحریکِ اسلامی کے علمبرداروں کو نقصان پہنچانے کے لیے کاری ضربیں لگا رہے ہیں، جو اسلامی نظام کے آثار و نقوش مٹانے اور راہِ نجات کی متلاشی نوعِ انسانی کی آنکھوں سے اسلام کو اُوجھل کر دینے اور کسی ''نجات دہندہ'' کے لیے سراپا انتظار انسانیت کو مختلف حیلوں بہانوں اور مکر و فریب کے ہتھکنڈوں کے ذریعے اسلام سے دُور کر دینے کے لیے اپنی ساری قوتوں کو مجتمع کر رہے ہیں۔

یہ ساری انسانیت کے خلاف ایک نہایت گھناؤنا جُرم ہے۔ اس مظلوم انسانیت کے خلاف جو مغرب کی خلاف فطرت تہذیب اور مادہ پرستانہ تمدن سے تنگ آ چکی ہے، بقول ڈاکٹر کیرل کے جو مادی فلسفے کے غلبے کی زد میں ہے اور بقول مسٹر ڈلس کے جو آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی مادی تہذیب کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی کشاں کشاں تباہی و بربادی کے گڑھے کی طرف بڑھ رہی ہے یعنی وہ ہر لمحہ اُس خوفناک تباہی و بربادی کے گڑھے سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے جس سے نجات کی راہ سوائے دینِ اسلام کے کہیں نہیں۔ مگر انسانیت کے دُشمن رُوئے زمین پر ہر جگہ مختلف سازشوں اور حیلوں بہانوں کے ذریعے اسلام سے برسرِ پیکار ہیں۔ (سید قطب شہیدؒ)

اس شمارے میں

- کنگز پارٹیوں کی تشکیل و تعمیر اور ان کی شکست و ریخت کی......
- والدین کے حقوق اور دجالی تہذیب
- فریضۂ حج: حکم، شرائط اور فضائل
- ٹرانسجینڈر ایکٹ کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ
- اسلام میں امانت داری کی تلقین
- Cordial relations among the nations of the world

الہدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1038

دنیا پرستی کے مریض

سُورۃُ النَّمل | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 04 تا 06

اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَہُمۡ اَعۡمَالَہُمۡ فَہُمۡ یَعۡمَہُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ
الۡعَذَابِ وَ ہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ ہُمُ الۡاَخۡسَرُوۡنَ ﴿۵﴾ وَ اِنَّکَ لَتُلَقَّی الۡقُرۡاٰنَ مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ عَلِیۡمٍ ﴿۶﴾

آیت: ۴ ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ زَیَّنَّا لَہُمۡ اَعۡمَالَہُمۡ﴾ ’’یقیناً وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ہم نے اُن کے لیے اُن کے اعمال کو مزین کر دیا ہے۔‘‘

ایسے لوگوں کو اپنے غلط کام بھی اچھے لگتے ہیں اور اپنا کلچر ہی مثالی نظر آتا ہے۔

﴿فَہُمۡ یَعۡمَہُوۡنَ ﴿۴﴾﴾ ’’پس وہ بھٹکتے پھر رہے ہیں۔‘‘

ع م ی کے مادہ میں بصارتِ ظاہری کے اندھے پن کا مفہوم ہے، جبکہ ع م ہ کے مادہ میں بصیرتِ باطنی کے اندھے پن کے معنی پائے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی بصارت تو چاہے درست ہو مگر بصیرت ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ انسان کی اس کیفیت کو سورۃ الحج میں یوں بیان فرمایا گیا ہے: ﴿فَاِنَّہَا لَا تَعۡمَی الۡاَبۡصَارُ وَ لٰکِنۡ تَعۡمَی الۡقُلُوۡبُ الَّتِیۡ فِی الصُّدُوۡرِ ﴿۴۶﴾﴾ ’’تو اصل میں آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں۔‘‘

آیت: ۵ ﴿اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ وَ ہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ ہُمُ الۡاَخۡسَرُوۡنَ ﴿۵﴾﴾ ’’یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے لیے بہت برا عذاب ہے اور یہی وہ لوگ ہیں کہ جو آخرت میں سب سے زیادہ خسارے والے ہوں گے۔‘‘

آیت: ۶ ﴿وَ اِنَّکَ لَتُلَقَّی الۡقُرۡاٰنَ مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ عَلِیۡمٍ ﴿۶﴾﴾ ’’اور (اے نبی ﷺ!) یقیناً آپ کو یہ قرآن دیا جا رہا ہے ایک حکیم اور علیم ہستی کی طرف سے۔‘‘

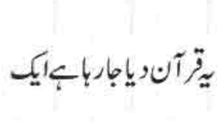

درس حدیث

معمولی باتوں کے بھاری نتائج

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِنَّ الۡعَبۡدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالۡکَلِمَۃِ مِنۡ رِضۡوَانِ اللّٰہِ لَا یُلۡقِیۡ لَہَا بَالًا یَرۡفَعُہُ اللّٰہُ بِہَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الۡعَبۡدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالۡکَلِمَۃِ مِنۡ سَخَطِ اللّٰہِ لَا یُلۡقِیۡ لَہَا بَالًا یَہۡوِیۡ بِہَا فِیۡ جَہَنَّمَ))

(صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’بے شک آدمی (بعض اوقات) ایسی بات کرتا ہے، جس سے اللہ راضی ہوتا ہے۔ (اور متکلم) اس بات کی شان کو نہیں جانتا۔ (یعنی معمولی سمجھتا ہے۔ پر) اللہ تعالیٰ اس بات کے سبب اس کو بڑے مرتبے عطا کرتا ہے اور بے شک آدمی (بعض اوقات) ایسی بات کرتا ہے جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ (اور متکلم) اس بات کو کچھ اہمیت نہیں دیتا۔ (معمولی جانتا ہے۔ لیکن) اسی ایک بات پر دوزخ میں جا گرتا ہے۔‘‘

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادار یہ

ایوب بیگ مرزا

کنگز پارٹیوں کی تشکیل و تعمیر اور اُن کی شکست و ریخت کی سبق نا آموز داستان

قیام پاکستان کے بعد پہلے چار (4) سال دنیوی اور دینی لحاظ سے اگر انتہائی شاندار اور مثالی نہ تھے تو ایسے بُرے بھی نہیں تھے سوا چار سال ایک وزیر اعظم کا حکومت کرنا سیاسی استحکام کی گواہی ہے اور معاشی لحاظ سے قرض سے بچے رہنا اور سرپلس بجٹ پیش کرنا ظاہر کرتا ہے کہ نئی نئی جنم لینے والی یہ معیشت اپنے ننھے منھے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔ پاکستان اور بھارت اکٹھے آزاد ہوئے تھے۔لیکن پاکستانی کرنسی بھارتی کرنسی کو پیچھے چھوڑ رہی تھی۔نظریاتی سطح پر بھی قدم کچھ آگے کی طرف بڑھے تھے قراردادِ مقاصد منظور ہو چکی تھی اور تمام مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے (31) اکتیس علماء اسلام کے نظام کے حوالے سے 22 نکات پر مشتمل متفقہ فارمولا دے چکے تھے۔پھر 16 اکتوبر 1951ء کو لیاقت علی خان کی شہادت کا سانحہ پیش آیا۔کسی ظالم کی گولی نے سینہ تو وزیر اعظم لیاقت علی خان کا چھلنی کر ڈالا لیکن پاکستان کا سیاسی استحکام بھی بُری طرح مجروح ہوگیا۔اگلے سات سال میں خواجہ ناظم الدین سے لے کر فیروز خان نون تک چھ وزیر اعظم آئے اور گئے۔ یہاں تک کہ پنڈت نہرو نے یہ طعنہ دیا کہ میں اُتنے کپڑے نہیں بدلتا جتنے پاکستان میں وزیر اعظم بدل جاتے ہیں۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اپریل 1951ء تک ڈگلس گریسی نامی ایک انگریز پاکستان کا آرمی چیف تھا اور بعدازاں ایوب خان آرمی چیف بن گیا اگرچہ اس تحریر کا یہ موضوع نہیں کہ پاکستان کیوں اور کیسے امریکہ کے کنٹرول بلکہ غلامی میں گیا لیکن صرف قارئین کی آگاہی کے لیے عرض کیے دیتے ہیں کہ جب برطانیہ کے پالتو ایک بیوروکریٹ ملک غلام محمد نے خواجہ ناظم الدین کو وزارتِ عظمٰی سے برطرف کیا تو امریکہ میں تعینات پاکستانی سفیر محمد علی بوگرہ کو واشنگٹن سے بلا کر راتوں رات وزیر اعظم بنا دیا گیا اور اُس شخص نے پاکستان کو سیٹو اور سینٹو کا رکن بنوایا گویا ہم سرکاری طور پر امریکہ سے بندھ گئے۔

جب پاکستان بنا تو اگرچہ کچھ دوسری سیاسی جماعتیں بھی تھیں لیکن اصل سیاسی جماعت مسلم لیگ ہی تھی۔یہی پاکستان کی بانی جماعت تھی اور اسی جماعت کی حکومت تھی۔ 1947ء سے 1956ء تک پاکستان کی سرزمین آئین جیسی مقدس شے سے محروم رہی اور پورے پاکستان میں عام انتخابات بھی نہ ہوئے کیونکہ پنجاب کا جاگیردار اور بیوروکریٹ یہ جانتا تھا کہ آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے اقتدار مشرقی پاکستان کو منتقل ہو جائے گا اور یہ اُنہیں کسی صورت بھی قبول نہ تھا۔شاید اسی بات کو بھانپتے ہوئے 1954ء کے صوبائی انتخابات جو بنگال میں ہوئے تھے، بنگالیوں نے مسلم لیگ کو بُری طرح مسترد کر دیا اور جگتو فرنٹ کامیاب ہوگیا۔مغربی پاکستان میں اقتدار پر قابض اس مافیا نے آبادی کے اس فرق کا حل یہ نکالا کہ مغربی پاکستان

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
16 تا 22 ذوالقعدہ 1444ھ جلد 32
6 تا 12 جون 2023ء شمارہ 22
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فریداللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

کے چاروں صوبوں کو ختم کر کے ون یونٹ قائم کر دیا گیا۔لیکن اس انقلابی عمل سے پہلے مسلم لیگ کے بطن سے ری پبلکن پارٹی نے جنم لیا۔اس کی خوبی یہ تھی کہ یہ نئی سیاسی جماعت راتوں رات وجود میں آ گئی۔ مسلم لیگ کے لوگ قافلہ کی صورت میں اُس میں شامل ہوگئے۔ یہ پہلی سیاسی جماعت تھی جس کی تشکیل و تعمیر سول ملٹری بیوروکریسی نے مل کر کی۔ لیکن فیروز خان کی وزارتِ عظمیٰ کے ختم ہوتے ہی جبر کے ہاتھوں تشکیل پانے والی یہ جماعت شکست و ریخت کا شکار ہوئی بلکہ یوں چکنا چور ہوئی کہ تاریخ میں کہیں اس کا ملبہ بھی دستیاب نہیں۔ بہرحال اب پورا پاکستان دو یونٹس پر مشتمل تھا: مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان۔ مسئلہ آبادی کا نہ رہا بلکہ یونٹس کا بن گیا دونوں یونٹوں کے ایک جیسے حقوق ہوں گے، مساوی نشستیں ہوں گی لہٰذا آئین جو اسی مسئلہ کو حل کرنے کے لیے اٹکا ہوا تھا۔ مساوات قائم ہوئی اور فوری طور پر 1956ء میں آئین بن گیا۔لیکن آئین بھی سیاسی استحکام نہ دے سکا۔ چودھری محمد علی نے آئین دیا۔ اُن کی حکومت ختم کی گئی۔ اُن کے بعد حسین شہید سہروردی، آئی آئی چندریگر اور فیروز خان نون وزیر اعظم بنے۔ یہ ایوب خان کے مارشل سے پہلے آخری وزیر اعظم تھے۔

کچھ عرصہ جرنیلوں کے کندھوں پر سوار رہنے کے بعد ایوب خان کو اپنی حکومت قائم رکھنے اور مستحکم کرنے کے لیے سیاست دانوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مصنوعی سیاسی جماعتوں کی تشکیل اور تعمیر کا سلسلہ پھر شروع ہوا۔ مسلم لیگ کیونکہ پاکستان کی بانی جماعت تھی لہٰذا اُس پر فوجی ہاتھ پڑا اور ایوب خان کی حمایت کرنے والے سیاست دانوں کو جمع کر کے ایک کنونشن منعقد کیا گیا نئی مسلم لیگ کا نام کنونشن مسلم لیگ ہوگیا۔ گویا پرانی مسلم لیگ نے کنونشن مسلم لیگ کے نام سے ایک نئی جماعت کو جنم دیا۔ یہ سب کچھ ایک فوجی جرنیل کے اقتدار کو سویلین اور قانونی لباس اوڑھانے کے لیے کیا گیا۔ ایک وقت جب ایوب خان کو ڈیڈی کہنے والے ذوالفقار علی بھٹو اس حکومتی جماعت کے جنرل سیکرٹری بنے۔ اُنہوں نے ایک دلچسپ تجویز دی کہ ہر ضلع کا D.C کنونشن مسلم لیگ کا صدر ہوگا اور شہر کا S.P سیکرٹری جنرل ہوگا۔ بنیادی جمہوریتوں کا تجربہ کر کے طویل عرصہ تک پاکستان پر حکومت کرنے کا پلان تھا۔لیکن 1969ء میں ایک عوامی تحریک نے زمین پر کھڑے کیے جانے والے اس بے بنیاد ڈھانچہ کو تہس نہس کر دیا۔ حکومت نہ رہی اور زبردستی کی بنائی گئی کنونشن مسلم لیگ بھی غتربود ہوگئی۔ ضیاء الحق نے ایم کیو ایم اور سپاہ صحابہ بنائیں۔ ایک وقت دونوں نے بہت زور اور طاقت دکھائی اگرچہ انہیں کچھ عوامی حمایت بھی حاصل ہوئی۔ اوّل الذکر جماعت ایک لسانی جماعت ہے اور دوسری مذہبی فرقہ کی بنیاد پر ہے، پھر بھی کیونکہ بنیادی طور پر جرنیل کی تشکیل کردہ اور تعمیر کردہ جماعتیں تھیں لہٰذا آج کل انتہائی غیر مقبول اور غیر مؤثر ہو چکی ہیں۔ ضیاء الحق کے دور میں پرانی مسلم لیگ کو بھی زندہ کیا گیا۔ یہ جماعت آج تک زندہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میاں نواز شریف نے اسے عوامی جماعت بنا دیا اور سچ یہ ہے کہ اس کے لیے اُنہوں نے انتھک محنت کی۔ نواز شریف نے نہ صرف مسلم لیگ کو عوامی سطح پر زندہ کیا بلکہ پاکستان پیپلز پارٹی کو بُری طرح پیچھے چھوڑ دیا اور کم از کم پنجاب میں ایک زبردست عوامی جماعت بن گئی۔ مسلم لیگ کو البتہ میاں نواز شریف کے معاہدہ کر کے جدہ جانے سے اور علاج کی آڑ میں لندن جانے سے عوامی سطح پر سخت دھچکا لگا۔ اگر وہ ملک سے باہر جانے کے حوالے سے ڈٹ جاتے اور ملک میں رہ کر مقابلہ کرتے تو اُن کی عوامی پوزیشن نہ صرف پنجاب بلکہ ملک بھر میں انتہائی مضبوط ہوتی اور آج اُن کے برادرِ خورد کو حکومت کرنے کے لیے روایتی بیساکھیوں کی ضرورت نہ پڑتی۔ بہرحال اُن کی مقبولیت اگرچہ کم ہوگئی ہے لیکن ختم نہیں ہوئی۔

مشرف نے اقتدار پر غاصبانہ قبضہ کیا تو اُس نے بھی مسلم لیگ پر ہاتھ صاف کیا اور مسلم لیگ کے بطن سے مسلم لیگ ق کو پیدا کر لیا۔ یہ بھی ایک جرنیل کی تشکیل اور تعمیر کردہ جماعت تھی۔ اُس کا انجام بھی شکست و ریخت کی صورت میں ہوا اور آج وہ بھی ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے۔ نواز شریف کے ملک چھوڑنے کی وجہ سے عمران خان کو زبردست چانس مل گیا۔ اُن کی جماعت پاکستان کی سب سے بڑی عوامی جماعت بن گئی۔ تب قوتوں نے اُسے برداشت کرنے سے بھی انکار کر دیا۔ اب ایک جیسے رٹے رٹائے بیان دے کر سیاسی کارکن تحریک انصاف سے الگ ہو رہے ہیں۔ تحریک انصاف اب زیرِ عتاب ہے۔ لہٰذا اُس کا وہی رواجی بندوبست کیا جا رہا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ تحریک انصاف کو دردِزہ شروع ہو چکی ہے، اُسے گھسیٹ کر لیبر روم لایا جا رہا ہے۔ جماعت چونکہ کافی بڑی ہوگئی تھی ممکن ہے ایک سے زیادہ بچوں کو جنم دے۔ جنہیں جبر کی چھاؤں میں پرورش کیا جائے گا۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ پہلے جو مصنوعی جماعتوں کی تشکیل ہوئی اور ایک وقت گزرنے کے بعد وہ شکست و ریخت سے دوچار ہوئیں۔ ان نئی تشکیل شدہ جماعتوں کا انجام بھی اُن سے مختلف نہیں ہوگا۔ ہم قریباً اپنی ہر تحریر میں واقعات تحریر کر کے اپنی طرف سے کچھ تبصرہ کرتے ہیں لیکن اس تحریر پر ہمارا تبصرہ ہے ''بلا تبصرہ''

۞۞۞

والدین کے حقوق اور دجالی تہذیب

(سورۃ الاحقاف کی آیت 15 کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 26 مئی 2023ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

قرآن حکیم میں سورۃ الاحقاف کی آیت 15 میں والدین کے حوالے سے کلام آیا ہے۔ والدین کے بیان کے حوالے سے یہ بہت جامع آیت ہے جس میں خصوصاً والدہ کی ان مشقتوں کا ذکر ہے جو وہ بچے کو حمل میں اُٹھائے رکھنے، جنم دینے اور دو برس تک دودھ پلانے کے دوران اُٹھاتی ہے۔ اس کے علاوہ انسان کی چالیس برس کی عمر کو پہنچنے کے بعد دعاؤں کا ذکر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ط﴾ (آیت :15) ”اور ہم نے تاکید کی انسان کو اُس کے والدین کے بارے میں حسن سلوک کی۔“

اس سے پہلی دو آیات میں ایمان پر استقامت کا بیان ہے۔ اللہ پر ایمان کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ بندہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری اختیار کرے، اپنے لیے بھی دعائیں مانگے، اپنی اولاد اور اپنے والدین کے لیے بھی خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ خود بھی والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنے اور اپنی اولاد کو بھی صدقہ جاریہ بنانے کی کوشش کرے، اسلام پر قائم رہے۔ یہ سب ایمان کے تقاضے ہیں۔

گزشتہ دنوں مسجد حرام کے شیخ شریم صاحب کا عربی خطبہ ترجمہ کے ساتھ سننے کو دستیاب ہوا۔ اس میں انہوں نے اسی آیت کو بیان کیا تھا، ہمیں لگا کہ وہ خود بھی رو رہے ہیں اور حرم میں موجود تمام لوگ بھی افسردہ ہیں۔ آج دجالی تہذیب کا دنیا پر غلبہ ہے اور سال میں ایک بار والدین کا دن منایا جاتا ہے۔ 14 مئی کو ساری دنیا میں مدرز ڈے منایا گیا۔ 18 جون کو فادرز ڈے منایا جائے گا۔ والدین سے محبت کا یہ تصور دجالی تہذیب کا دیا ہوا ہے جس کی اٹھان وحی کی تعلیم کے بغیر ہے۔ بدقسمتی سے اس بے خدا تہذیب کے اثرات ہمارے معاشرے میں بھی آچکے ہیں۔ اب تو لوگ سمجھتے ہیں کہ وہاں سے جو فرمان آئے گا وہی مستند اور موزوں ہے۔ پھر ایک سرمایہ دار کا دماغ ہوتا ہے وہ تو اپنی پروڈکٹ کو بیچنے کے لیے نئے نئے راستے تلاش کرتا ہے۔ لہٰذا ہر ماہ اپنی پروڈکٹس بیچنے کے لیے کوئی نہ کوئی دن منایا جائے گا۔ ویلنٹائن ڈے، ہیلو وین ڈے وغیرہ کیسے کیسے دن آج منائے جا رہے ہیں اور ان میں کیا کیا شیطانی کردار اپنائے جاتے ہیں۔ الامان و الحفیظ۔ 15 سال پرانا انگریزی کا ایک بڑا لیڈنگ نیوز پیپر ہے اس میں کوارٹر پیج پر ایک اشتہار فادرز ڈے کے نام پر شائع ہوا جس کے الفاظ تھے:

مرتب: ابوابراہیم

”آپ ایک آرڈر پلیس کریں ایک بڑا سا مگ، ایک ٹائی اور دو کفلنگ۔ فلاں مشہور کوریئر کمپنی آپ کے والد کو آپ کی طرف سے پہنچا دے گی۔“

یہ سب کیوں؟ کیا میں اپنے ابا کو خود کوئی تحفہ پیش نہیں کر سکتا؟ مجھے کیا ایسی ضرورت پیش آ گئی کہ میں تمہیں آرڈر دے کر اپنے والد کو اپنے گھر کے اندر کوریئر کے ذریعے تحفہ منگوا کر دوں؟ بہرحال یہ وہ سرمایہ دارانہ دماغ ہے جو اس طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر کے لوگوں میں اپنی پروڈکٹ کو بیچنا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے نتیجے میں تہذیب اور اقدار کا جو بیڑا غرق ہو رہا ہے اس حوالے سے ہماری آنکھیں کھل نہیں رہیں۔

میں 2007ء میں ایک پرائیویٹ یونیورسٹی میں اسلامیات پڑھاتا رہا ہوں۔ جب یہ موضوع آیا اور کلام کیا تو چار طلبہ نے کہا کہ سر! برسوں کے بعد یاد آیا کہ والدین کے لیے دعا بھی کرنی چاہیے۔ اب حالت یہ ہے کہ مغربی معاشروں میں اولڈ ہاؤسز بنتے ہیں۔ اب ہمارے شہروں میں بھی بن رہے ہیں اور بڑے اچھے پیکجز آفر کیے جا رہے ہیں کہ آپ اپنے ابا اماں کو یہاں ڈیپازٹ کرا لیں، ہم ان کی take care کر لیں گے۔ کبھی کچھ پروگرامز کے لیے ایدھی ہوم جانا ہوا تو دیکھا کہ کیسے کیسے ماں باپ وہاں سڑ رہے ہیں اور جوان اولادیں شہر کے اندر موجود ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! یہ مغربی تعلیم، مغربی تہذیب نے ہمیں کہاں تک پہنچا دیا۔ ہمارے سامنے کتنے کیسز آتے ہیں جن میں اولاد والدین سے بدتمیزی کرتی ہے بلکہ ان کو مارتی پیٹتی بھی ہے۔ بیٹے نے باپ کو مارا یا بیٹی ماں کے سامنے سینہ سپر ہو کر کھڑی ہو گئی۔ احادیث میں علامات قیامت کا تذکرہ بھی آتا ہے کہ کس طرح کا اولاد والدین سے سلوک کرے گی۔ اللہ ہمارے گھرانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین!

اللہ کی قسم! اگر ایمان نہ ہو اور وحی کی تعلیم سامنے نہ ہو تو گمراہی، جہالت اور ظلم کہاں تک پھیلے گا اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اب بچے ایسے ایسے سوالات کر رہے ہیں کہ جو میں آپ کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔ آج بچے کہتے ہیں: کون سے حقوق، کیسے حقوق؟ والدین نے شادی کر لی اور ہم پیدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اگر عقل پر پرکھیں گے تو عقل یہاں تک لے کے جائے گی۔ کیا شیطان کی عقل کمزور تھی؟ لیکن غلط جگہ استعمال کی، وحی کے مقابلے میں استعمال کی۔ عقل پرستوں کے فتنوں کی بنیاد پر ہی ہمارے معاشرے میں یہ باتیں ہو رہی ہیں۔ پھر ایک طبقہ ہے جو نکاح کا انکار کر رہا ہے

اور ایک طبقہ LGBT کو پروموٹ کر رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے گھر اور خاندانی نظام تباہ اور برباد ہو رہے ہیں۔ آج اسی مغربی تہذیب کی وجہ سے اہل مغرب خودکشیاں کر رہے ہیں، ان کے دانا اس تباہی پر رو رہے ہیں۔ اسی طرح کل ہم بھی چیخیں گے، چلائیں گے لیکن وقت کی ڈور ہاتھ سے نکل چکی ہوگی تو کیوں نہ آج ہی صراط مستقیم پر آ جائیں جس کی طرف اللہ کی کتاب رہنمائی دے رہی ہے، فرمایا:

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ﴾ ''اور ہم نے تاکید کی انسان کو اُس کے والدین کے بارے میں حسن سلوک کی۔'' (آیت:15)

وصیت اس بات کو کہتے ہیں جو کسی کی اصلاح کی نیت کے ساتھ کہی جائے، جو تاکید کے ساتھ کہی جائے۔ لیکن جب وصیت کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو یہ اللہ کا حکم ہوتا ہے۔ یعنی یہاں اللہ تعالیٰ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا باقاعدہ حکم دے رہا ہے۔ یہ اہم بات ہے۔ یہ دنیا کے کسی چارٹر کا، کسی آئین کا آرٹیکل نہیں ہے، یہ کسی پارلیمنٹ میں پاس کیا ہوا بل نہیں ہے بلکہ یہ خالق کائنات کا حکم ہے۔ قرآن حکیم میں جابجا اللہ تعالیٰ نے والدین کے حقوق کا ذکر فرمایا اور کم ازکم پانچ مرتبہ اللہ نے اپنے حق کے فوراً بعد والدین کے حق کو بیان فرمایا۔ تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منتخب نصاب میں سورۃ بنی اسرائیل کا تیسرا اور چوتھا رکوع بھی پڑھایا جاتا ہے جس کی تشریح میں ذکر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے، مگر ہماری تخلیق کا ذریعہ ماں باپ بنے۔ اللہ تعالیٰ رازق ہے مگر ہم تک رزق پہنچنے کا ذریعہ ماں باپ بنے۔ اللہ تعالیٰ محافظ ہے مگر ہماری حفاظت کا ذریعہ ماں باپ بنے۔ اللہ تعالیٰ رب حقیقی ہے یعنی ایک ایک حاجت کو پورا کرنے والا ہے، البتہ ظاہر میں ربوبیت کی ذمہ داری ماں باپ نے ادا کی۔ تبھی ماں باپ کے لیے یہ دعا ہے:

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾﴾ (بنی اسرائیل)

''اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جیسے کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔''

لیکن اکثر بندے اللہ کی نعمتوں کا اعتراف نہیں کرتے اور اللہ کی ناشکری کرتے ہیں۔ اللہ خود کہتا ہے:

﴿وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿١٣﴾﴾ (سبا) ''اور (واقعہ یہ ہے کہ) میرے بندوں میں شکر کرنے والے کم ہی ہیں۔''

یعنی اکثر لوگ احسان فراموش ہوتے ہیں، اسی طرح اکثر مرتبہ اولاد والدین کے ساتھ ناہنجاری سے پیش آتی ہے۔ ان کے احسانات کا اعتراف نہیں کرتی۔ ماں مفت دل بے رحم والی بات ہوتی ہے اور پھر نافرمانی کرتی ہے۔

بہرحال اس آیت میں اللہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دے رہا ہے۔ آگے فرمایا:

﴿حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ﴾ (الاحقاف:15)''اس کی ماں نے اسے اٹھائے رکھا (پیٹ میں) تکلیف جھیل کر اور اسے جنا تکلیف کے ساتھ۔''

ایک مرد اس کا اندازہ نہیں کر سکتا کہ ایک ماں اولاد کی وجہ سے کتنی تکالیف سے گزرتی ہے لیکن وہ ساری تکلیف اولاد کی محبت میں برداشت کرتی رہتی ہے۔ ماں کے دل میں اولاد کی محبت اور والد کے دل میں اولاد کی شفقت ڈالنے والا اللہ ہی ہے۔ اللہ الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے احساس دلا رہا ہے۔ آگے فرمایا:

﴿وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ﴾ (الاحقاف:15)

''اور اس کا یہ حمل اور دودھ چھڑانا ہے (لگ بھگ) تیس مہینے میں۔''

یعنی تیس مہینے مسلسل ماں جس طرح کی تکالیف سے گزرتی ہے اور یہ کوئی معمولی مشقت نہیں ہے۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے حسن سلوک کا سب سے بڑھ کر مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں۔ پوچھا اس کے بعد کون؟ فرمایا: تمہاری ماں، پھر پوچھا گیا اس کے بعد کون؟ تیسری مرتبہ پھر فرمایا: تمہاری ماں۔ چوتھی مرتبہ فرمایا: تمہارا باپ۔ محبت اور اطاعت میں اللہ تعالیٰ کا حق سب سے اوپر ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کا حق سب سے اوپر ہے، لیکن خدمت اور حسن سلوک کی بات آئے گی تو انسانوں میں ماں باپ اوپر ہیں۔ بیوی کا بھی حق ہے،

پریس ریلیز 2 جون 2023ء

مہنگائی کے بوجھ تلے سسکتی عوام کو بجٹ میں ریلیف دیا جائے

شجاع الدین شیخ

مہنگائی کے بوجھ تلے سسکتی عوام کو بجٹ میں ریلیف دیا جائے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی فلاح و بہبود اور بنیادی ضروریات زندگی یعنی غذا، رہائش، صحت اور تعلیم تک ہر شہری کی آسان رسائی کو یقینی بنانا ایک ریاست کی بنیادی ذمہ داری ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کی غیر دانش مندانہ معاشی پالیسیوں کی وجہ سے ملکی معیشت آج تباہی کے دہانے پر ہے۔ کمر توڑ مہنگائی نے غریب ہی نہیں متوسط طبقہ کا بھی جینا حرام کر دیا ہے۔ ڈالر ملکی تاریخ کی بلند ترین سطح پر ہے۔ قرضوں میں بے تحاشا اضافہ ہو چکا ہے۔ بجلی، تیل، گیس وغیرہ کی قیمتیں عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو چکی ہیں۔ خام مال مہنگا ہونے سے صنعتیں بند ہو رہی ہیں۔ گویا معیشت کا پہیہ جام ہو چکا ہے۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسا بجٹ پیش کیا جائے جس سے عوام کو فوری ریلیف مل سکے۔ بالواسطہ ٹیکسوں کو کم کیا جائے اور بلاواسطہ محصولات کو بڑھایا جائے۔ پھر یہ کہ ملکی و بیرونی سرمایہ کاری میں اضافہ کے لیے اقدامات اٹھائے جائیں۔ مقامی صنعتوں کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے خصوصی مراعات دی جائیں اور برآمدات کو بڑھایا جائے۔ غیر ترقیاتی اخراجات میں زیادہ سے زیادہ کٹوتی کر کے بچت کو عام آدمی کے ریلیف کے لیے استعمال میں لایا جائے۔ سودی معیشت کے خاتمے کے لیے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر فوری اور مکمل عمل درآمد کیا جائے۔ کرپشن کے ناسور کی بیخ کنی کے لیے عملی اقدامات اُٹھائے جائیں اور وہ دولت جو پاکستان سے لوٹ کر باہر لے جائی گئی اُسے واپس لا کر عوام کو ریلیف دیا جائے۔ اُنہوں نے کہا کہ حکومت کو ادراک ہونا چاہیے کہ ایک متوازن بجٹ پیش کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آئی ایم ایف کے چُنگل سے نجات حاصل کی جائے۔ لہٰذا آئی ایم ایف کے پروگرام کو خیر آباد کہہ کر کسی نئے پروگرام کا حصہ نہ بنا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک کو معاشی غلامی اور عالمی مالیاتی استعمار کی جکڑ بندیوں سے نجات دلانا ناگزیر ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کی معیشت کو اسلامی اصولوں کے مطابق اُستوار کر کے خود کفالت کا ہدف حاصل کیا جائے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

اولاد کا بھی حق ہے لیکن ماں باپ کا حق سب سے اوپر ہے اور اگر ایک خاتون شادی شدہ ہے تو سب سے بڑھ کر اس کے شوہر کا حق ہے۔ حسنِ سلوک کے لحاظ سے ماں پہلے ہے لیکن اطاعت کے لحاظ سے باپ پہلے ہے۔ مرد کو گھر کا سربراہ بنایا گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ (النساء: 34)

''مرد عورتوں پر حاکم ہیں''

گھر کا نظام چلانا ہے تو باپ کی اطاعت ضروری ہے اس لیے اطاعت کے لحاظ سے باپ کا درجہ بلند ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جنت تمہاری ماں کے قدموں میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی رضا والد کی رضا میں ہے، اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تباہ و برباد ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے ماں باپ (ایک یا دونوں) بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت نہ کما سکے۔ یہ حضور ﷺ کی اپنی حدیث بھی ہے اور اس کا وہ ورژن بھی احادیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے منبر کی سیڑھی پر ایک ایک قدم رکھا تو آمین کہا پھر بتایا کہ جبرائیل امین نافرمانوں کو بددعائیں دے رہے تھے، ان میں یہ بددعا بھی تھی کہ تباہ و برباد ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے ماں باپ (ایک یا دونوں) بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور وہ اپنے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت نہ کما سکے۔ اس پر میں نے آمین کہا۔ اب ذرا سوچیے! فرشتوں کے سردار کی بددعا ہو اور رسولوں کے سردار کی آمین ہو تو کیا یہ بددعا رد ہو سکتی ہے؟ اللہ ہمیں ماں باپ کا فرمانبردار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ماں باپ کو دیکھو تو مقبول حج کا ثواب ملے گا۔ صحابی نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! میں سو مرتبہ دیکھوں تب بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو سو مرتبہ دیکھ میرے رب کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ ہمارے سب سے بڑے پیر اور مرشد ہمارے ماں باپ ہیں۔ ان کی دعا انسان کی زندگی بدل دیتی ہے اور بددعا جہنم تک پہنچا سکتی ہے۔ لیکن آج دجالی تہذیب نے ان کو اولڈ ہاؤس میں پہنچا دیا۔ حالانکہ ساری زندگی اگر ان کی خدمت کی جائے تو پھر بھی حق ادا نہیں ہو سکتا۔ تبھی تو سورۂ بنی اسرائیل میں آیا کہ ان کو اُف بھی نہ کہنا، نہ جھڑکنا اور نرمی سے بات کرنا، اور اپنے کندھے کو عاجزی سے جھکا کر رکھنا اور اس کے بعد بھی اللہ سے دعا کرنا:

﴿رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿24﴾﴾ (بنی اسرائیل)

شکر کریں ہم لوگ مسلمان ہیں اور ہمارے ماں باپ مسلمان ہیں۔ اُن نومسلم افراد سے پوچھیے جن کے والدین کفر کی حالت میں فوت ہوگئے وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے لیے دعا بھی نہیں کر سکتے۔ اگر چلے گئے تو ان کے لیے استغفار کریں۔ مسند احمد میں ہے کہ ماں باپ کو بتایا جاتا ہے کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے استغفار کیا اس لیے تیرا درجہ بلند کیا جا رہا ہے۔ نیک اولاد ماں باپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ ہم خود نیک بنیں ماں باپ کو اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے گا۔ ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ احادیث میں یہ بھی ہے کہ اگر ماں کا انتقال ہو گیا، خالہ ہے تو اس کی خدمت کرو۔ باپ کا انتقال ہو گیا تو چچا کی خدمت کرو۔ اگر خالہ نہیں ہے تو ماں کی کچھ سہیلیاں ہوں گی ان کی خدمت کرو۔ باپ کے کوئی دوست ہوں گے ان کی خدمت کرلو۔ ایک حدیث میں ہے کہ باپ نہیں ہے تو بڑے بھائی کی خدمت کرو۔ مسلمان تو جب چاہے نیکی کی کمائی کر سکتا ہے۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آگے فرمایا:

﴿حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ﴾ ''یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے اور چالیس برس کا ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں شکر کر سکوں تیرے انعامات کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائے۔'' (الاحقاف:15)

چالیس برس کی عمر ذہنی، فکری اور شعوری اعتبار سے پختگی کی عمر ہوتی ہے۔ اکثر انبیاء علیہم السلام کو بھی چالیس برس میں ہی اظہارِ نبوت کا معاملہ ہوا۔ بعض داعیٔ دین جو غیر مسلموں میں دعوتِ دین کا کام کرتے ہیں ان کے تجربات اور مشاہدات کا حاصل یہ ہے کہ چالیس برس کی عمر تک پہنچتے پہنچتے انسان کو حق کو پہچاننے کا موقع مل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کچھ مشاہدات کروا دیتا ہے۔ اللہ کی نعمتوں کا احساس بھی ہونے لگتا ہے تب اس کے اندر شکر گزاری کا احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔ شکر گناہ سے بچنا بھی ہے، نعمتوں کا اعتراف بھی شکر ہے، اپنے عمل اور کردار کو اللہ کی اطاعت میں لانا بھی شکر گزاری ہے۔ حلال کمانا اور حرام سے بچنا بھی شکر ہے۔ ہم کچھ بھی ہیں ظاہر کے اعتبار سے ماں باپ کی وجہ سے ہیں۔ بکری کا بچہ پیدا ہوتا ہے چند گھنٹے ٹانگیں کانپتی ہیں لیکن پھر سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن انسان کا بچہ تو پہلے آٹھ دس ماہ اُٹھنے سے بھی معذور رہتا ہے۔ باقی چیزیں ہم سب کو پتا ہے کہ وہ کتنا محتاج ہوتا ہے۔ کون ہے جو اس کے لیے خود کو انوسٹ کرتا ہے، کس نے پیٹ کاٹ کر انوسٹ کیا تھا۔ کس نے راتوں کی نیند حرام کی تھی۔ کس نے گرمی کی مشقتوں کے مہینے برداشت کیے تھے۔ یہ ماں باپ ہی تو تھے۔ اولاد جو کچھ بھی ہے وہ ماں باپ کی بدولت ہے لہٰذا اس کا بھی شکرانہ بندے پر واجب ہے۔ اللہ اکبر! آگے فرمایا:

﴿وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ﴾ ''اور یہ کہ میں ایسے اعمال کروں جنہیں تو پسند کرے''

بندہ جتنا بھی اچھا بن جائے لیکن اللہ کی توفیق کے بغیر وہ نیکی نہیں کر سکتا۔ اسی لیے تو ہم نماز کی ہر رکعت میں اللہ سے دعا کرتے ہیں:

﴿اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝﴾ ''ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور ہم صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور چاہتے رہیں گے۔''

اور اسی لیے ہر نماز کے بعد دعا ہے: **((اللھم أعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک))** ''اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کے سلسلہ میں میری مدد فرما''۔

اللہ کی توفیق کے بغیر اس کی عبادت اور شکر ادا کرنا ممکن نہیں۔ دنیا بہت سی باتوں کو اچھا سمجھتی ہے۔ آج تو لوگ کھلواڑ، کنسرٹس اور ہلے گلے کو بڑا اچھا سمجھتے ہیں کہ اس سے لوگ entertain ہو جاتے ہیں۔ لوگوں کو سکون واطمینان مل جاتا ہے، لوگوں کی بوریت دور ہو جاتی ہے۔ یہ کتنا بظاہر اچھا لگ رہا ہے مگر اللہ کو تو پسند نہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے تو منع کیا ہے موسیقی اور اس طرح کی چیزوں سے، چاہے لوگ اس کو کتنا اچھا سمجھ رہے ہوں۔ کوئی بھی عمل اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے خلاف ہے تو وہ اچھا عمل نہیں ہے اور عمل بظاہر کتنا اچھا ہو اس میں نیت کا کھوٹ آ جائے تو وہ شرک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ)) ''جس نے دکھاوے کی نماز ادا کی اس نے شرک کیا۔''

یہاں دعا ہے کہ اے اللہ عمل وہ ہو جس سے تو راضی ہو جائے۔ وہ تیری اور تیرے رسول ﷺ کی اطاعت کے مطابق ہو اور اخلاص نیت سے ہو۔ یعنی اصل

میں اللہ کے ہاں قبول ہو جائے۔ ہر بندہ کوشش کرتا ہے کہ دنیا کو اچھا لگے لیکن سوچنا چاہیے کہ میں اللہ کو بھی اچھا لگ رہا ہوں؟ بڑے بڑے ایوارڈ باہر پڑے ہیں بندے قبر میں چلے گئے۔ کچھ نہیں گیا ساتھ صرف عقیدہ اور عمل ساتھ جانا ہے، جس کے مطابق فیصلے ہونے ہیں۔ آگے فرمایا:

﴿ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ ﴾ ’’اور میرے لیے میری اولاد میں بھی اصلاح فرمادے۔‘‘

یعنی اے اللہ! اولاد کو بھی خیر کی، شکر کی، نیکی اور اپنی اطاعت کی توفیق دے۔ یہ بھی میرے لیے صدقہ جاریہ بنے۔ صدقہ جاریہ تو سب کو معلوم ہے لیکن ایک گناہ جاریہ بھی ہوتا ہے۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا۔ بخاری شریف میں حدیث ہے قیامت تک جتنے ناحق قتل ہوں گے، گناہ کا ایک حصہ قابیل کے حصے میں بھی جمع ہوگا۔ آج والدین کو سوچنا چاہیے کہ انہوں نے اولاد کو کہاں لگا رکھا ہے، وہ ان کے لیے صدقہ جاریہ بن رہی ہے یا گناہ جاریہ بن رہی ہے۔ کل اس کا جواب ہمیں بھی دینا پڑے گا۔ لہٰذا دعا یہ ہونی چاہیے کہ میری اولاد خیر پر، نیکی پر ہو اور میری نسلیں تیرے دین پر ہوں۔ یہ میرے لیے اصل سرمایہ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے بیٹیوں کے بارے میں فرمایا کہ جس نے دو یا تین بیٹیوں کی پرورش کی تو یہ اس کے لیے جہنم سے بچانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔ اولاد کی دینی تربیت کریں یہ صدقہ جاریہ بنے گی اور اللہ کے عذاب سے بچانے کا ذریعہ بنے گی۔ آگے فرمایا:

﴿اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۱۵﴾ ’’میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں اور یقیناً میں (تیرے) فرمانبرداروں میں سے ہوں۔‘‘

یہاں یہ نہیں کہا کہ انی مسلم (میں مسلم ہوں)۔ نہیں، بلکہ کہا: انی من المسلمین (میں مسلمانوں میں سے ہوں)۔ یہ عاجزی اور انکساری کی طرف بھی اشارہ ہے۔ بات یہ ہو رہی ہے کہ جب بندہ چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو وہ رب سے یہ دعا مانگتا ہے۔ آج ہم سوچتے ہیں کہ ساٹھ کے بعد ریٹائرمنٹ جب ہوگی تو اس کے بعد دین کے بارے میں سوچیں گے۔ حالانکہ معلوم نہیں چالیس سال سے پہلے ہی کب مہلت ختم ہو جائے لہٰذا بلوغت کی عمر سے لے کر تادم موت انسان کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

❁❁❁

داعی رجوع الی القرآن، بانی تنظیم اسلامی

محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ

کے شہرۂ آفاق دورۂ ترجمہ قرآن پر مشتمل

بیانُ القرآن

ترجمہ و مختصر تفسیر

اب دو انداز سے دستیاب ہے

خوبصورت ٹائٹل ● سفید کاغذ ● معیاری طباعت

1 — 2935 صفحات پر مشتمل، سات جلدوں میں
(الگ الگ جلدیں بھی دستیاب ہیں!)
مکمل سیٹ کی قیمت: 6000 روپے

2 — متعدد اضافی خوبیوں کا حامل، طبع جدید
قرآنی رسم الخط ● تفسیری سائز ● عمدہ سفید کاغذ ● مضبوط مراکو جلد
2560 صفحات پر مشتمل، چار جلدوں میں
مکمل سیٹ کی قیمت: 9600 روپے

مکتبہ خُدّام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون 3-35869501(042)

شعبہ خط و کتابت کورسز کی تاریخ میں ایک اور سنگِ میل کا اضافہ!!

آن لائن کورس

- کیا آپ جاننا چاہتے ہیں؟ از روئے قرآن ہماری دینی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ نیکی اور تقویٰ اور جہاد اور قتال کی حقیقت کیا ہے؟
- کیا آپ دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ قرآن حکیم کی فکری اساس اور بنیادی عملی ہدایات سے روشناس ہونا چاہتے ہیں؟
- کیا آپ نجی مجالس میں اسلام پر ہونے والی تنقید کا مناسب اور مدلل جواب دینے کی اہلیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

تو

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم و مغفور کے مرتب کردہ
’’مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب‘‘ پر مبنی
’’قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی کورس‘‘ سے استفادہ کیجیے
یہ کورس (جو ایک عرصہ سے بذریعہ خط و کتابت کروایا جارہا ہے) شائقین علوم قرآنی کی دیرینہ خواہش پر

الحمدللہ! اب یہ کورس آن لائن (ONLINE) بھی شروع ہو چکا ہے

برائے رابطہ: انچارج شعبہ خط و کتابت کورسز، قرآن اکیڈمی، K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 3-35869501(92-42) E-mail:distancelearning@tanzeem.org

فریضۂ حج: حکم، شرائط اور فضائل

مفتی عارف محمود

حج اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک عظیم رکن ہے۔ تمام عمر میں ایک مرتبہ ہر اس مسلمان عاقل بالغ شخص پر فرض ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اتنا مال دیا ہو کہ وہ مکہ مکرمہ آنے جانے پر نہ صرف قادر ہو، بلکہ واپسی تک اپنے اہل وعیال کے مصارف بھی برداشت کرسکتا ہو۔ (حج کی باقی شرائط بھی اس میں پائی جاتی ہوں)

حج کی لغوی تعریف

لغت میں حج کسی عظمت والی جگہ، یا چیز کا بار بار بکثرت قصد وارادے کو کہتے ہیں۔

حج کی اصطلاحی تعریف

شریعت کی اصطلاح میں مخصوص ایام میں مخصوص اعمال کے ساتھ بیت اللہ شریف کی زیارت وقصد کو حج کہتے ہیں۔

حج امت محمد یہ کی خصوصیت ہے

حج کا رواج اگرچہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے ہے، مگر اس وقت فرضیت کا حکم نہ تھا۔ حج کی فرضیت امت محمدیہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔

حج کب فرض ہوا؟

جمہور علمائے اہل سنت اور راجح قول کے مطابق حج ہجرت کے بعد 9 ہجری کے اواخر میں فرض ہوا، اس وقت حج کا زمانہ نہ ہونے کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ نے اگلے سال دس ہجری کو حج ادا فرمایا، اس کو حجۃ الوداع بھی کہتے ہیں، کیونکہ اس کے بعد آپ ﷺ دنیا کو داغ مفارقت دے گئے۔

حج کی فرضیت کا ثبوت

حج کی فرضیت قرآن مجید، احادیث مبارکہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

قرآن مجید سے ثبوت

قرآن مجید کی متعدد آیات سے حج کی فرضیت ثابت ہے۔ سورۂ آل عمران میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۭ﴾ (آیت: 97) ''اللہ (کی خوشنودی) کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج (ضروری) ہے، اس شخص پر جو وہاں تک جاسکے۔''

احادیث مبارکہ سے ثبوت

متعدد احادیث میں حج فرض ہونے کا تذکرہ ہے۔

مسلم شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے وعظ فرماتے ہوئے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، پس تم حج کرو۔''

صحیحین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اور نماز پڑھنا، اور زکوٰۃ دینا، اور بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔

شرائط حج

فرضیت حج کی پانچ شرطیں ہیں:

(1) اسلام-یعنی حج صرف مسلمان پر فرض ہے، کافر پر فرض نہیں ہے۔ اور اگر کافر حالت کفر میں حج کرلے تو وہ کافی نہیں ہوگا کیونکہ حج سے پہلے اس کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا اسلام قبول کرنے کے بعد اگر وہ صاحب استطاعت ہے تو دوسرا حج فرض ہوگا۔

(2) عقل-یعنی حج عاقل اور باشعور مسلمان پر ہی فرض ہے، مجنون پر نہیں۔ کیونکہ مجنون کو رسول اللہ ﷺ نے مرفوع القلم (غیر مکلف) قرار دیا ہے۔

(3) بلوغت-فرضیت حج کے لیے بلوغت شرط ہے کیونکہ نابالغ بچہ مکلف نہیں ہوتا، البتہ نابالغ بچہ حج کرسکتا ہے۔ لیکن بالغ ہونے کے بعد اگر وہ مستطیع ہو تو اسے فرض حج دوبارہ کرنا ہوگا۔

(4) آزادی-یعنی حج آزاد مسلمان پر ہی فرض ہوتا ہے، غلام پر نہیں۔ البتہ غلام حج کرسکتا ہے لیکن یہ حج فرض حج سے کفایت نہیں کرے گا اور اسے آزاد ہونے کے بعد بحالت استطاعت فرض حج دوبارہ کرنا پڑے گا۔

(5) استطاعت-یعنی وہ حج کرنے کی قدرت رکھتا ہو، مالی طور پر حج کے اخراجات اٹھا سکتا ہو اور جسمانی طور پر سفر حج کے قابل ہو۔ راستہ پُرامن ہو اور قدرت حاصل کرنے کے بعد حج کے ایام تک مکہ مکرمہ میں پہونچنا اس کے لیے ممکن ہو۔

عورت کے لیے ان شرائط کے علاوہ ایک اور شرط یہ ہے کہ سفر حج کے لیے اسے محرم کا ساتھ میسر ہو۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس پر حج فرض نہیں۔

یاد رہے کہ جب کوئی شخص ان شرائط کے مطابق حج کی قدرت رکھتا ہو تو اسے پہلی فرصت میں حج کر لینا چاہیے اور اگلے سال تک اسے مؤخر نہیں کرنا چاہیے۔

سفر حج کے آداب

اگر کسی مسلمان پر حج فرض ہو جائے اور تمام شرائط پائی جائیں تو اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور توکل کرکے اس کی تیاری شروع کرے، تاخیر نہ کرے، اس سلسلے میں چند آداب کی رعایت سے ان شاء اللہ حج مقبول کی سعادت نصیب ہوگی۔ سب سے پہلے اپنی نیت درست کرے اور اس کی اصلاح کرے کہ یہ عمل ادائے فریضہ اور محض اللہ کی رضا کے لیے کر رہا ہوں۔ سفر سے پہلے صدق دل سے تمام گناہوں سے توبہ کرے، اگر کسی کے حقوق ادا کرنے ہیں، تو ادا کرے، یا معاف کروائے، والدین زندہ ہوں تو ان سے اجازت لے، اگر وہ خدمت کے محتاج ہوں تو بلا اجازت جانا مکروہ ہے۔ اسی طرح سفر حج سے پہلے کسی دین دار اور تجربہ کار شخص سے ضروریات سفر وغیرہ کے سلسلہ میں مشورہ کرے۔ حلال مال سے حج ادا کرے، حرام مال سے حج قبول نہیں ہوتا، اگرچہ فرضیت ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے۔ کوئی صالح رفیق سفر تلاش کرے، اگر عالم دین میسر ہو تو بہت بہتر ہے، تاکہ وقت ضرورت کام آئے اور احکام حج کے سلسلہ میں مدد ومعاونت کرے۔

حج کے سفر سے پہلے حج کے مسائل سیکھے، تاکہ حج کو جیسے حج ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح ادا کرسکے۔ سفر حج کے دوران ہر طرح کے معاصی سے اجتناب کرے، لڑائی جھگڑا، فحش گوئی اور فضول بازار میں گھومنے پھرنے اور وقت ضائع کرنے سے احتراز کرے، فضول خرچی بھی نہ ہو اور کنجوسی بھی نہ ہو، بلکہ میانہ روی اور اعتدال سے خرچ کرے۔ اپنے لیے اہل وعیال، علاقہ وملک اور تمام عالم اسلام کے لیے خوب اہتمام سے دعائیں کرے۔

حج کی تاکید اور تارک کے لیے وعید

حج فرض ہوجانے کے بعد بلا عذر اس میں تاخیر نہ کی جائے ، جلد از جلد ادائیگی کی کوشش کرے ، حج کے بارے میں احادیث میں بہت تاکید اور باوجود قدرت واستطاعت کے نہ کرنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

امام ابوداؤد ؒ نے اپنی سنن کے کتاب المناسک میں حضرت ابن عباس ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جلدی کرے۔''

امام ترمذی ؒ نے اپنی سنن کے ابواب الحج میں حضرت علی ؓ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص زادِراہ اور سواری کا مالک ہو کہ وہ اسے بیت اللہ تک پہنچا دے تو اس کے یہودی ، یا نصرانی مر جانے میں (بغیر حج کیے مر جانے میں) کوئی فرق نہیں اور یہ (وعید) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کی خوشنودی کے لیے لوگوں پر کعبہ کا حج ضروری ہے، جو وہاں تک جا سکتا ہو۔

حضرت ابوامامہ ؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص کو حج کرنے سے کوئی کھلی ہوئی ضرورت ، یا کوئی ظالم بادشاہ ، یا کوئی معذور کر دینے والا مرض نہ روکے اور وہ بغیر حج کیے مر جائے تو اسے اختیار ہے، چاہے یہودی مرے، چاہے نصرانی مرے۔''

حضرت عمر ؓ کہا کرتے تھے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں ان شہروں میں کچھ لوگوں کو بھیج کر معلوم کروں کہ کس کے پاس مال موجود ہے اور اس نے حج نہیں کیا ہے تو اس پر میں جزیہ لگادوں۔ کیونکہ وہ یقیناً مسلمان نہیں ہے۔

(صححہ ابن حجر فی الکبائر)

فضائل حج

انسان فائدے کا حریص ہے، فائدہ دیکھ کر مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ حج کی خوبیاں وفضائل تو بہت زیادہ ہیں، یہاں بعض کو بطور تذکرہ ذکر کیا جاتا ہے تاکہ حج کا داعیہ اور شوق پیدا ہو۔

'' جو شخص اللہ کے لیے حج کرے اور (دوران حج) نہ اپنی اہلیہ سے ہم بستری کرے اور نہ فسق میں مبتلا ہو تو وہ اس طرح (بے گناہ ہو کر) لوٹتا ہے جیسے (اس دن بے گناہ تھا) جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔'' (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حج اور عمرہ ساتھ ساتھ کرو، دونوں فقرو محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں، جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج کرنے والے کی مغفرت کی جاتی ہے اور جس کے لیے حاجی مغفرت کی دعا کرے اس کی بھی مغفرت کی جاتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ! مغفرت فرما حاجی کی اور جس کے لیے وہ مغفرت طلب کرے۔

بوڑھے، کمزور اور عورت کا جہاد

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بڑی عمر والے، کمزور شخص اور عورت کا جہاد: حج اور عمرہ ہے۔'' (مسند احمد)

ام المومنین عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم آپ ﷺ کے ساتھ جہاد اور غزوہ میں شریک نہ ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''لیکن سب سے بہتر اور اچھا جہاد حج: حج مبرور ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ''جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؛ تو اس کے بعد سے میں حج نہیں چھوڑتی ہوں۔'' (بخاری شریف)

حج مبرور

حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ تو آپ ؐ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پوچھا گیا کہ پھر کون سا عمل؟ فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا'' پوچھا گیا کہ پھر کون سا؟ فرمایا: ''حج مبرور یعنی حج مقبول۔''

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ ؓ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمرہ ان گناہوں کا کفارہ ہے جو دوسرے عمرہ تک ہوں اور حج مبرور کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں۔''

حج مبرور کیا ہے؟

علامہ نووی ؒ فرماتے ہیں:

''حج مبرور وہ ہے جس میں حاجی کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرے۔''

حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ حاجی اس حال میں لوٹے کہ دنیا سے بے رغبت ہو اور آخرت کا شوق رکھنے والا ہو تو وہ حج مبرور ہے۔

علامہ طیبی ؒ فرماتے ہیں کہ حج کے مقبول ہونے کی نشانی یہ ہے کہ حاجی تمام ارکان وواجبات کو اخلاص نیت کے ساتھ ادا کرے اور جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان سے بچے۔

بعض نے کہا کہ اس کی نشانی یہ ہے کہ حاجی کی حالت تقویٰ کے اعتبار سے حج سے پہلی والی حالت سے بہتر ہو۔

حضرت علامہ محمد یوسف بنوری ؒ معارف السنن میں ان اقوال کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حج مبرور کی تفسیر میرے نزدیک وہی ہے جو اللہ کے ارشاد:

﴿فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ط﴾ (البقرہ: 197) میں مذکور ہے، پس جس کا حج اللہ کے ارشاد کے موافق ہو تو وہ مبرور ہے۔

حج اتحاد امت کا سبب

درحقیقت پوری دنیا سے آنے والے حجاج کرام دربار الٰہی میں خصوصی نمائندے، وفد اور مہمان ہوتے ہیں کہ دنیا کے تمام چھوٹے بڑے شہری حتیٰ کہ بادیہ نشین اور دیہاتی بھی عشق الٰہی میں سرشار وارفتگی کے عالم میں چلے آتے ہیں اور میقات ہی سے سب احرام پہن کر سب ایک لباس میں ملبوس ہوجاتے ہیں، دنیا کے تمام مسلمان حاجیوں کی زبان پر ایک ہی صدا بلند ہوتی ہے ''الّٰلہم لبیک''۔ مختلف جگہوں کے ہوتے ہوئے اور مختلف زبانوں اور رنگ ونسل کے ہوتے ہوئے بھی سب ایک لباس میں اور سب کا قول وفعل بھی یکساں، یہ پُرکیف منظر امت مسلمہ کو اتحاد کی دعوت دیتی ہے، گویا سب کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم بھلے دنیا میں دکھنے کے اعتبار سے الگ ہوں مگر ہم سب اللہ ہی کے بندے ہیں ہم مسلمان ہیں، ہماری مرادیں ہمارے مقاصد ایک ہیں۔

مدینہ میں روضہ شریف کی زیارت:

جن حضرات کے پاس گنجائش ہو تو وہ حج کے ساتھ مدینہ منورہ اور روضہ شریف کی زیارت کا شرف ضرور حاصل کریں، اس کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔'' بلکہ بعض روایات سے اس کی تاکید معلوم ہوتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص مالی وسعت رکھے اور میری زیارت کو نہ آئے تو اس نے میرے ساتھ بڑی بے مروتی کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنے گھر اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کے شہر کی زیارت نصیب فرمادے۔ آمین!

❁❁❁

ہماری پارلیمنٹ میں بظاہر اسلام کی بات کی جاتی ہے لیکن عملاً یہ ہمیشہ سیکولرازم کے لیے کندھا فراہم کرتی ہے: سینیٹر مشتاق احمد خان

ٹرانسجینڈر قانون کے خلاف فیصلہ میں وفاقی شرعی عدالت نے واضح کر دیا ہے کہ قانون میں کئی خلاف شریعت شقیں موجود تھیں: ڈاکٹر فرید احمد پراچہ

اگر ہم نے اللہ کے دین سے بغاوت کی روش کو ترک نہ کیا تو کسی بڑے سانحہ سے دوچار ہو سکتے ہیں: حافظ عاطف وحید

ٹرانسجینڈر ایکٹ کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: وفاقی شرعی عدالت نے ٹرانسجینڈر ایکٹ کے حوالے سے جو حالیہ فیصلہ دیا ہے اور اس کی کئی شقات کو غیر اسلامی قرار دیا ہے، آپ کے خیال میں دینی طبقات کے لیے یہ کتنی خوش آئند خبر ہے؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: الحمدللہ یہ ایک بہت اچھی پیش رفت ہے اور عدالت نے ہمارے کئی اعتراضات کو تسلیم کیا ہے جن کی دینی طبقہ نشاندہی کر رہا تھا۔ بینچ نے تسلیم کیا کہ بعض شقات شریعت کے منافی ہیں۔ اس قانون میں ایک بڑا ابہام پیدا کیا گیا تھا وہ بھی سامنے آ گیا۔ سب سے پہلے تو ٹرانسجینڈر اصطلاح ہی ہماری نہیں ہے۔ یہ مغربی اصطلاح ہے۔ trans کا مطلب ہے تبدیل کرنا اور gender کا مطلب ہے صنف۔ یعنی کوئی مرد ہے تو وہ اپنی مرضی سے عورت بن جائے اور عورت ہے تو مرد جائے۔ یہ تصور مغربی ہے۔ اس بات کو سینیٹر مشتاق صاحب اسمبلی میں بھی بیان کرتے رہے اور عدالت میں بھی جماعت اسلامی، تنظیم اسلامی اور دیگر دینی جماعتوں کی طرف سے بات رکھی گئی۔ پھر ڈاکٹر حسن مدنی صاحب نے بڑی محنت سے ایک کتاب بھی مرتب کی۔ اس قانون میں پہلی خرابی یہ تھی جس کو عدالت نے تسلیم کیا۔ اسی طرح ایک اور بنیادی فساد یہ ڈالا گیا کہ صنف اور جنس دونوں الگ ہیں۔ یعنی اگر ایک بندے کی جنس مردوں والی ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ میں عورت ہوں تو اس کا بنیادی حق ہے کہ اس کو عورتوں کی صنف میں شمار کیا جائے، ڈاکومنٹس میں عورت لکھوانا چاہتا ہے تو لکھا جائے، عورت بن کر جس مجلس میں جانا چاہتا ہے، جہاں نوکری کرنا چاہتا ہے، اس کو یہ right دے دیا جائے۔ یہ بہت بڑا فساد تھا۔ ہماری معاشرت کی جو ایک (fabric) فیبرک ہے اس کو تباہ کرنے کی بات تھی۔ ہماری معاشرت میں وراثت کا قانون ہے، پردے کے قوانین ہیں، اس کے ساتھ دیگر فقہی مسائل ہیں، خواتین سے متعلق قوانین ہیں، ان سب معاملات میں بہت بڑا فساد ٹرانسجینڈر قانون کی وجہ سے ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی۔ الحمدللہ عدالت نے ہمارے ان اعتراضات کو بھی تسلیم کیا۔ تیسری بات یہ کہ دینی طبقات میں اس معاملے میں کوئی

مرتب: محمد رفیق چودھری

ابہام نہیں پایا گیا وہ اپنے موقف پر متحد ہیں۔ 4۔ پھر یہ اطمینان ہوا کہ کوئی تو دروازہ ہے جو ہم کھٹکھٹا سکتے ہیں اور وہاں سے بہتر فیصلہ آ سکتا ہے۔ دوسری طرف یہ بھی ہوا کہ جو طبقات مغربی ایجنڈا لے کر چل رہے تھے وہ بے نقاب ہو گئے کیونکہ جو پریس کانفرنس اس کے بعد انہوں نے کی اس میں انہوں نے تسلیم کیا ان کا مسئلہ خنثیٰ یا خواجہ سرا نہیں ہیں بلکہ وہ ٹرانسجینڈر کا ایجنڈا لے کر چل رہے ہیں۔ ان کے مطابق جینڈر ڈسفوریا ایک بیماری ہے جس کا علاج یہی ہے کہ اس میں مبتلا فرد کو اُسی کی مرضی کی صنف تسلیم کیا جائے۔ اس سے ان کا ایجنڈہ بے نقاب ہو گیا کہ یہ ہم جنس پرستی کا حق تسلیم کروانا چاہتے ہیں جو کہ کسی صورت میں بھی معاشرے کے لیے فائدہ مند نہیں ہے۔ اس کے خلاف فیصلہ بہت خوش آئند ہے ہم عدالت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

سوال: ٹرانس جینڈر ایکٹ کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کے فیصلہ کے حوالے سے آپ کی کیا رائے ہے؟

حافظ عاطف وحید: آپ کے علم میں ہے کہ ایک مغربی ایجنڈا ہے جو دنیا پر مسلط کیا گیا ہے اور اس کے تانے بانے یقیناً بہت پرانے ہیں۔ renaissance کی تحریک اصل میں دین بے زاری کی طرف مغرب کا پہلا قدم تھا۔ اس کے بعد پھر جب روشن خیالی کی تحریک آئی تو اس کی وجہ سے سیاست، معیشت، معاشرت نے وحی کی تعلیم سے جدا رہ کر کے ایک نمایاں شکل اختیار کر لی اور انسان کے جبلی، سفلی تقاضوں اور خواہشات کی بنیاد پر معاشرے کی تشکیل کی۔ یہی تحریک آگے بڑھی تو اس کے ساتھ پھر feminism کا ایک اضافی لیبل لگ گیا۔ حقوق نسواں کے عنوان سے سوشل انجینئرنگ پروگرام آگے بڑھے اور پھر ٹرانسجینڈر ایکٹ اور +LGBTQ وغیرہ جیسے ایجنڈے سامنے آئے۔ یہ سب شیطانی ایجنڈا ہے۔ مغرب تو کافی حد تک اس کی لپیٹ میں آ چکا ہے۔ اب مسلم معاشروں کو اس چیلنج کا سامنا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک وعدہ قرآن حکیم میں تین مرتبہ بیان ہوا ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾ (الصف: 9) ''وہی ہے (اللہ) جس نے بھیجا اپنے رسولؐ کو الہدیٰ اور دین حق کے ساتھ تا کہ غالب کر دے اس کو پورے نظام زندگی پر''

یہ غلبہ دو طرح کا ہوتا ہے، ایک علم اور دلیل کی سطح پر ہوتا ہے اور دوسرا عملی صورت میں نفاذ۔ اس کو سیاسی غلبہ کہہ لیجیے۔ اب یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخری وقت تک جب بھی دین میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش ہو گی یا انسانوں پر کفر اور الحاد مسلط کرنے کی کوشش ہو گی تو اللہ تعالیٰ دین کی حقیقی تعلیمات کو سرفراز فرماتا رہے گا۔ ہمارے ہاں چونکہ عوام میں دینی شعور بہت کم ہے اور پھر اسی عوام سے نکل کر حکومتی ایوانوں میں جاتے ہیں۔ انہیں اندازہ نہیں ہے کہ جس انجینئرنگ پروگرام کا وہ حصہ بن رہے ہیں اس کی کیا مہلکات ہیں۔ 2018ء میں جب یہ بل پاس ہوا تو اس

وقت شاید بیشتر ممبران اسمبلی کو پتا بھی نہ تھا کہ یہ بل اصل میں ہے کیا جو ہم پاس کر رہے ہیں۔ کیونکہ یہ بل خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کی آڑ میں پاس کروایا گیا تھا۔ لیکن بعد میں جب اس کے عواقب و نتائج سامنے آنا شروع ہوئے تو پتا چلا کہ یہ تو وہی مغربی ایجنڈا ہے جس کے تحت ہم جنس پرستی، مرد کی مرد سے شادی، عورت کی عورت سے شادی کو تحفظ دیا جاتا ہے۔ یہ وہ ایجنڈا ہے جو کسی معاشرے کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ اب بل بھی پاس ہو چکا تھا اور قانون کا نفاذ بھی ہو چکا تھا۔ اس کے نتیجہ میں ہزاروں افراد نے اپنی خواہشات کے مطابق جنس تبدیل کرلی تھی اور ایک معاشرتی فساد برپا ہو چکا تھا۔ تب اہل علم و بصیرت کو احساس ہوا تو پہلا قدم یہی تھا کہ اس شیطانی ایجنڈے کو دلائل و براہین کے ساتھ باطل ثابت کیا جائے۔ چنانچہ وفاقی شرعی عدالت میں کیس گیا تو عدالت کے سامنے بھی یہ بات کھل کر آ گئی کہ یہ معاملہ اصل میں کچھ اور ہے اور اس کے بداثرات بہت دور تک جا سکتے ہیں۔ لہٰذا معزز عدالت کا جو فیصلہ آیا ہے اس میں ٹرانسجینڈر ر ایکٹ کے بعض سیکشنز کو نہ صرف یہ کہ بالکل غیر اسلامی قرار دیا گیا ہے بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ فوری طور پر موثر العمل ہونے کی قوت سے محروم ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس عدالتی فیصلے کو تنفیذی قوت بھی حاصل ہوگئی ہے۔ یعنی علمی دلائل کی سطح پر بھی اللہ نے کامیابی دی ہے اور عملی سطح پر بھی یہ کامیابی ہے۔ یہ بڑا خوبصورت فیصلہ ہے جو کہ تقریباً 100 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں بہت باریکی سے دلائل بیان ہوئے ہیں اور اس قانون کے معاشرے پر جو مضر اثرات مرتب ہو رہے تھے ان کا بھی احاطہ کیا گیا ہے کہ اس قانون کے نتیجہ میں ہم جنس پرستی جیسے بڑے گناہ کو فروغ مل سکتا تھا، خاندانی نظام اور معاشرہ درہم برہم ہو سکتا ہے، پردے اور وراثت کے معاملات میں بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ اب ظاہر ہے یہ قانون غیر موثر ہو گیا تو اس کی جگہ نیا قانون لایا جائے گا جیسا کہ 2022ء میں ایک بل اس کے متبادل کے طور پر پیش ہوا تھا۔ اللہ کرے وہ بل جلد سامنے آئے اور وہ اس عدالتی فیصلہ کے عین مطابق ہو، اگر نہ ہوا تو پھر اس میں بھی ترمیم کی ضرورت ہوگی تا کہ یہ قانون صحیح طور پر موثر ہو سکے۔

سوال: جب یہ بل 2018ء میں اسمبلی میں پیش ہوا تھا تو اس وقت پڑھے لکھے طبقات کو نظر آ گیا تھا کہ اس میں غیر اسلامی شقات موجود ہیں، اس کے باوجود یہ بل پاس ہو گیا تو کیا یہ بحیثیت مجموعی تمام سیاسی جماعتوں اور پارلیمان کی ناکامی نہیں تھی؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: اگر اس بل کی تاریخ سامنے رہے تو یہ پتا چلے گا کہ ہوا کیا ہے۔ 2017ء میں مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھنے والی چار خواتین اور ایک مرد نے یہ بل متعارف کروایا۔ اس میں ٹرانسجینڈر رکا لفظ موجود تھا لیکن بظاہر یہ کہا گیا کہ یہ خواجہ سراؤں کے حقوق کے لیے ہے۔ اس بل کو اچانک اس وقت Table کر دیا گیا جب سینٹ کے ممبران ریٹائر ہو رہے تھے، آدھے ممبران سیٹ چھوڑ چکے تھے اور آدھے جو باقی تھے وہ بھی دلچسپی نہیں لے رہے تھے۔ یعنی اس میں بدنیتی شروع سے ہی شامل تھی۔ حالانکہ یہ بل متنازع بھی تھا اور کمیٹی کے مشاورتی مراحل سے بھی پوری طرح نہیں گزرا تھا کہ اچانک اس کو اسمبلی میں پیش کر دیا گیا اور وہاں جو ممبران اسمبلی تھے انہیں خبر بھی نہیں تھی کہ کیا پیش کیا جا رہا ہے۔ وہاں صرف ہاتھ اُٹھانے والے تھے جیسا کہ نصر اللہ دریشک صاحب ایک حکومتی پارٹی کے ڈسپلن انچارج تھے جب میں اسمبلی ممبر تھا تو انہوں نے اپنے پارٹی ارکان سے کہا کہ آپ ہمیشہ غلطی کر دیتے ہو، جہاں ہاں کہنی ہوتی ہے وہاں نہ کہہ دیتے ہو اور جہاں نہ کہنی ہوتی ہے وہاں ہاں کہہ دیتے ہو۔ آپ لوگ میرے ہاتھ کو دیکھا کرو۔ اگر میں ہاتھ اس طرح کھڑا کروں تو آپ نے ہاں کہنا ہے اور دوسری طرح کھڑا کروں تو نہ کہنا ہے۔ یعنی یہ ہمارے قانون ساز لوگوں کی حالت ہے۔ یعنی کسی کو کوئی پتا نہیں کہ کیا پاس کر رہے ہیں۔ اسی طرح ٹرانسجینڈر ر ایکٹ بھی پاس ہوا۔ حالانکہ جن کے نام پر پاس ہوا (یعنی خواجہ سرا) انہوں نے کہا کہ یہ خواجہ سراؤں کے لیے ہے ہی نہیں بلکہ یہ ان کے خلاف ہے۔ انہوں نے اس کے خلاف جلوس نکالے لیکن چونکہ یہ این جی اوز کا مغربی ایجنڈا تھا لہٰذا کسی سے نہیں پوچھا گیا اور پاس کر دیا گیا۔

> ہمارا آئین دوٹوک اور واضح انداز میں کہہ رہا ہے کہ ہمارا سپریم لاء قرآن وسنت ہے۔ اس کے باوجود اسمبلی میں ٹرانسجینڈر رقانون کا پاس ہو جانا افسوس ناک ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ ہماری پارلیمنٹ کسی اور کی غلام ہے۔

سوال: جب یہ بات سامنے آ چکی تھی کہ ٹرانسجینڈر بل میں غیر شرعی شقیں شامل ہیں تو پھر ہماری سیاسی اور دینی سیاسی جماعتوں کی موجودگی میں یہ قانون کیسے پاس ہو گیا۔ کیا یہ بحیثیت مجموعی پارلیمان اور سیاسی جماعتوں کی ناکامی نہیں تھی؟

سینیٹر مشتاق احمد خان: ہماری پارلیمنٹ کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ ہماری سینٹ آف پاکستان کے ہال میں چیئر مین سینٹ کی سیٹ کے عین اوپر سورہ حشر کا آخری رکوع لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح ہماری قومی اسمبلی کی بلڈنگ کی چھت کے اوپر اسماء الحسنیٰ لکھے ہوئے ہیں، ہمارے آئین میں ایک درجن سے زائد آرٹیکلز ایسے ہیں جو دوٹوک اور واضح انداز میں کہہ رہے ہیں کہ ہمارا سپریم لاء قرآن وسنت ہے۔ اس کے باوجود اسمبلی میں ٹرانسجینڈر رقانون کا پاس ہو جانا افسوس ناک ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ ہماری پارلیمنٹ کسی اور کی غلام ہے۔ IMF کی غلامی، FATF کی غلامی، مغرب اور امریکہ کی غلامی اور پتا نہیں کس کس کی غلامی ہم لوگ کر رہے ہیں اور پھر ہماری پارلیمنٹ غلام ہونے کے ساتھ ساتھ انگوٹھا چھاپ بھی ہے۔ اس میں 80% ایسے لوگ ہیں جو Auto پر سیٹ ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ میں کس چیز کے اوپر Yes کر رہا ہوں اور کس چیز کے اوپر No کر رہا ہوں۔ ٹرانسجینڈر ر ایکٹ پارلیمنٹ کا اجتماعی گناہ تھا۔ بعض لوگوں کو احساس ہو گیا تھا اس لیے انہوں نے پارلیمنٹ کے فلور پر معافی مانگی اور بعض اپنی غلطی کی تلافی کے لیے ترمیم کے ساتھ نیا بل لے کر آئے اور وہ کھل کر میرے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہمارے آئین اور پارلیمنٹ میں بظاہر اسلام کی بات کی جاتی ہے لیکن عملاً یہ ہمیشہ سیکولرازم کے لیے کندھا فراہم کرتے ہیں۔ آپ اندازہ کر لیں کہ فیڈرل شریعت کورٹ میں حکومت کے ہیومن رائٹس ڈیپارٹمنٹ نے ہمارے مقابلے میں جو جواب جمع کیا تھا اس میں کہا گیا تھا کہ سینیٹر مشتاق کہہ رہا ہے gender identity نہیں ہونی چاہیے حالانکہ یہ بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ہے۔ لہٰذا ہم سینیٹر مشتاق کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہاں تک انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص دماغی مریض ہے اور اپنی جنس تبدیل کروانا چاہتا ہے تو یہ اس کا حق ہے۔ یہ ہماری حکومتوں کا حال ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جو یہاں یورپین اور امریکن وائرس ہے، خصوصاً این جی اوز کی شکل میں اس کی وجہ سے ایسی

قانون سازیاں ہوتی ہیں۔

سوال: 2018ء میں یہ قانون پاس ہوا، اس کے بعد اب تک اس غیر شرعی قانون کی آڑ میں کتنے قانونی، انتظامی اور عملی اقدامات کیے جا چکے ہیں۔ 2021ء میں اس کے رولز بھی بن گئے، اب ان سب چیزوں کو reverse کیسے کیا جائے گا؟

سینیٹر مشتاق احمد خان: یہ قانون تو خود بھی اسلام، اسلامی اقدار، اسلامی تہذیب، روایات، ہمارے خاندانی نظام، نکاح اور پردے کے نظام پر ایک ڈرون حملہ تھا، لیکن اس قانون کے تحت جو رولز بنائے گئے وہ اس سے بھی بڑھ کر شرمناک تھے۔ حتیٰ کہ وہ غلاظت جو قانون کے اندر نہیں تھی وہ بھی ان رولز میں ڈال دی گئی۔ لہٰذا ان رولز کو بھی وفاقی شرعی عدالت نے دوٹوک الفاظ میں ناقابل تنفیذ قرار دے دیا۔ جہاں تک اس قانون کے معاشرے پر بداثرات کا تعلق ہے تو میں نے پارلیمنٹ سے سوال کیا کہ ٹرانسجینڈر ایکٹ کے نفاذ کے بعد کتنے لوگوں نے جنس تبدیل کی ہے تو مجھے سینیٹ میں تحریری جواب دیا گیا کہ 30 ہزار کے لگ بھگ لوگوں نے اپنی جنس تبدیل کروالی ہے۔ جب میں یہ اعدادوشمار سوشل میڈیا پر لے کر آیا اور پھر عوام اس قانون کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے تو پھر نادرا نے پینترا بدلا کہ نہیں یہ کلیریکل مسٹیک ہے۔ حالانکہ کلیریکل مسٹیک ایک کا ہوسکتا ہے، دو کا ہوسکتا ہے، چلیں مان لیں 50 کا ہو سکتا ہے، 100 کا ہوسکتا ہے، 30 ہزار افراد کا ڈیٹا نادرا میں کس طرح غلط ہوسکتا ہے۔ پھر اگر یہ غلطی تھی تو اب تک پارلیمنٹ کے فلور پر آپ نے تصحیح کیوں نہیں کی۔ اب صرف سوشل میڈیا پر نادرا پریشر میں آکر من گھڑت اعداد بتا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کے نتیجہ میں ہم جنس پرستی، مرد کی مرد سے شادی، عورت کی عورت سے شادی کا راستہ ہموار ہوگیا تھا۔ پھر اس قانون کے ہوتے ہوئے ہماری مسلم عورتوں کا پردہ، عفت اور عزت انتہائی خطرے میں پڑ گئی تھی۔ ذرا سوچیے! جب ایک مرد اس قانون کی آڑ میں عورت بن کر خواتین کے تعلیمی اداروں میں، خلوت و مجلس میں، تقریبات میں ہر جگہ عورتوں میں جا سکے گا تو پھر اس کے کس قدر خوفناک نتائج برآمد ہوں گے۔

سوال: ٹرانسجینڈر ایکٹ کے خلاف فیصلے کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت نے مغربی ممالک کے دائیں بازو کی جماعتوں کے ایجنڈے کے لیبل اور ہیڈنگز بدل کر یہ ورڈکٹ جاری کر دیا ہے۔ کیا آپ اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں؟

سینیٹر مشتاق احمد خان: ہمارے ہاں دستور میں بہت اچھی چیزیں ہیں لیکن عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ جیسے اسلامی نظریاتی کونسل کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ قانون

سینٹ کی رپورٹ بتاتی ہے کہ ٹرانسجینڈر ایکٹ بننے کے بعد 30 ہزار کے لگ بھگ لوگوں نے اپنی جنس تبدیل کروالی ہے۔ اس کے ہماری اقدار و روایات، خاندانی نظام اور معاشرت پر جو مہلک اثرات پڑیں گے اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

بننے سے پہلے اس کے اوپر قرآن وسنت کی روشنی میں رائے دے۔ اس نے اس قانون کے اوپر رائے دی کہ خلاف شریعت ہے۔ اسی طرح پاکستان کے دستور میں وفاقی شرعی عدالت واحد عدالت ہے جس کو سوموٹو کا اختیار حاصل ہے۔ سپریم کورٹ اگر سوموٹو لیتی ہے تو وہ 184 کے تحت انسانی حقوق کی آڑ میں لیتی ہے۔ لیکن فیڈرل شریعت کورٹ کو تو باقاعدہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی بھی قانون خواہ وہ قومی ہو، وفاقی ہو، یا صوبائی ہو اس کے اوپر سوموٹو لے سکتا ہے۔ اگر کوئی قانون غیر شرعی ہو تو اس کو کالعدم قرار دے سکتا ہے۔ اس میں مغرب کے کسی رائٹ ونگ کا کہیں سے بھی کوئی اثر نہیں ہے۔ معزز عدالت نے دلائل سے بتا دیا ہے کہ ٹرانسجینڈر ایکٹ کی فلاں فلاں شقیں قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ یورپ کی رائٹ ونگ کہاں قرآن و سنت کے حوالے دیتی ہے؟ یہ بچکانہ باتیں ہیں۔

سوال: اب آپ اس فیصلے کا مستقبل کیا دیکھ رہے ہیں، کہیں یہ فیصلہ بھی سپریم کورٹ میں چیلنج تو نہیں ہو جائے گا؟

سینیٹر مشتاق احمد خان: بدقسمتی سے جنرل ضیاء الحق کے دور میں کچھ ترامیم کر کے فیڈرل شریعت کورٹ کو شوپیس بنا دیا گیا۔ اس ترمیم میں کہا گیا کہ اگر وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں کوئی اپیل ہو تو اس کا فیصلہ (stay) سٹے ہو جائے گا۔ حالانکہ باقی عدالتوں میں یہ نہیں ہوتا۔ باقی عدالتوں میں جب تک عدالت خود سٹے نہ دے کوئی عدالتی فیصلہ جو زیریں عدالت کا ہو وہ سٹے نہیں ہوتا۔ لیکن وفاقی شرعی عدالت کے ساتھ یہ ظلم کر دیا گیا۔ اب میں آپ کے توسط سے عوام کو یہ بھی بتا دوں کہ میں نے ایک آئینی ترمیم پیش کی تھی تاکہ وفاقی شرعی عدالت کو موثر بنایا جا سکے لیکن میری اس آئینی ترمیم کو لاء اینڈ جسٹس کمیٹی آف دی سینیٹ میں مسترد کر دیا گیا۔ یہ وہ امریکن وائرس ہے، یہ وہ سیکولر اور لبرل سوچ ہے جس نے بغیر کسی دلیل کے ہماری مجوزہ ترمیم کو رد کر دیا لیکن ہم بھی تھکیں گے نہیں، نہ ہی رکیں گے کیونکہ ہم نے اسلام کا دفاع کرنا ہے اور ہمیشہ کرنا ہے۔ یہ دفاع ہم عدالتوں میں بھی کریں گے، پارلیمنٹ میں بھی کریں گے، میڈیا اور عوام میں بھی کریں گے ان شاء اللہ۔ یہی ہمارا مشن ہے۔ جب میں نے یہ ایشو اُٹھایا تھا تو پی ڈی ایم حکومت نے کہا تھا کہ ہم وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کو قبول کریں گے اور اس پر قانون سازی بھی کریں گے۔ اب میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ اپنا وعدہ پورا کریں۔ ایک یہ کہ وہ اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں نہ جائے اور دوسرا یہ اس حوالے سے قانون سازی کے لیے میرا مجوزہ بل جو پارلیمنٹ میں موجود ہے اس میں رکاوٹ نہ بنے بلکہ اس پر فوری عمل درآمد کرائے تاکہ عوام سے جو انہوں نے وعدہ کیا تھا اور میڈیا کے ذریعے سے کیا تھا وہ پورا ہو سکے۔

سوال: سینیٹر صاحب نے جس عزم کا اظہار کیا ہے اس حوالے سے آپ کیا کہیں گے؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: سینیٹر صاحب اپنے جذبہ ایمانی کے ساتھ ہم مسلمانوں کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہر چیز واضح ہے۔ پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ آرٹیکل 31 ریاست کو پابند کرتا ہے کہ وہ معاشرے کو اسلامی معاشرہ بنائے۔ اسی طرح آئین حکومت کو پابند کرتا ہے کہ جلد سے جلد سود کا خاتمہ کرے۔ کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے سوائے اس کے کہ ہماری حکومتیں ایسا کرنا نہیں چاہتیں۔ جو بھی دینی قوتیں اسلامی شعائر کے دفاع کے لیے ڈٹ کر کھڑی ہیں انہیں اللہ اجر دے۔ یہ بہت بڑا جہاد ہے اور دوسری طرف حکومت کے پاس کوئی جواز نہیں ہے، نہ ان کے پاس کوئی قانونی دلیل ہے، نہ اخلاقی جواز ہے وہ صرف عالمی ایجنڈے پورے کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو جان لینا چاہیے کہ قرآن میں اللہ نے واضح کر دیا ہے کہ:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾ (طٰہٰ:124) ''اور جس نے میری یاد سے اعراض

کیا تو یقیناً اُس کے لیے ہوگی (دنیا کی) زندگی بہت تنگی والی" یعنی جو میری نافرمانی کریں گے تباہ حال معیشت ان کا مقدر بن جائے گی تو وہ آج ہمارا مقدر بنی ہوئی ہے۔

سوال: وفاقی شرعی عدالت کا سود کے خلاف جب فیصلہ آیا تھا تو ہم اسی فورم پر بیٹھ کر بڑے پُرامید تھے کہ ہوسکتا ہے کہ پاکستان کی اکانومی کے حوالے سے اچھے دنوں کا آغاز ہوجائے مگر اس فیصلے کو آئے 400 دن گزر چکے ہیں، ابھی تک کچھ ہوا نہیں۔ گزشتہ برس اس معاملے کو آگے بڑھانے کے لیے ایک ٹاسک فورس بنا دی گئی تھی، پھر ایک سٹیرنگ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کے چیئرمین اسحاق ڈار صاحب بنے تھے۔ کیا آپ کسی مثبت پیش رفت کی اُمید ہے؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: کوئی کام نہیں ہوا، کوئی قدم آگے نہیں بڑھا۔ جب کسی مسئلہ کو ٹالنا ہو تو کمیٹی بنا دی جاتی ہے۔ جب پہلی کمیٹی بنی تھی تو اس وقت ہم علماء سے ملے سب نے یہی کہا کہ حکومت سنجیدہ نہیں ہے۔ مفتی تقی عثمانی صاحب نے کہا کہ ایک طرف سٹیٹ بینک فیصلے کے خلاف اپیل میں جا رہا ہے، حکومت اس کو روک نہیں رہی اور دوسری طرف ٹاسک فورس بنا کر ہمیں بہلایا جارہا ہے۔ یہی حشر بعد کی سٹیرنگ کمیٹی کا بھی ہوا۔ صورتحال مایوس کن ہے۔

سوال: آئین میں ایسی ترامیم کرنے کی جب ضرورت پیش آتی ہے تو کیا ہم اپنی پارلیمنٹ کو اس چیز کا پابند نہیں بناسکتے کہ آپ قانون سازی کرنے سے پہلے اسلامی نظریاتی کونسل سے مشاورت کرلیں؟

حافظ عاطف وحید: جہاں تک میرے علم میں ہے پارلیمنٹ کی طرف سے جو بل یا مسودہ اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیجا جاتا ہے وہ صرف اسی پر اپنی رائے دیتی ہے یا نظرثانی کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ پارلیمنٹ کی صوابدید پر ہے کہ وہ اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیجے یا نہ بھیجے۔ حالانکہ یہ معاملہ اس کے برعکس ہونا چاہیے کہ جو بھی بل یا ترمیم آئے اس کو سب سے پہلے اسلامی نظریاتی کونسل کے ڈیسک سے گزارا جانا چاہیے، اگر اس کی طرف سے کوئی سفارشات آتی ہیں تو ان پر عمل درآمد کے لیے بھی باقاعدہ کوئی نظام ہونا چاہیے بجائے اس کے لیے اس کی سفارشات کو اُٹھا کر الماریوں میں بند کر دیا جائے۔ سینکڑوں معاملات ہیں جن کے اوپر اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی سفارشات دی ہوئی ہیں اور وہ صرف ریسرچ پیپر کے طور پر لائبریریوں اور الماریوں کی زینت بنی ہوئی ہیں۔ اصل میں کچھ کھلونے دے کر ہمیں بہلایا جارہا ہے۔

جیسے تھوڑی دیر پہلے سینیٹر صاحب فرما رہے تھے کہ اپنی جگہ اسلامی نظریاتی کونسل بھی اور وفاقی شرعی عدالت بھی بہت اہم ادارے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ صحیح معاملہ کیا جائے تو پاکستان کو بہت فائدہ ہوسکتا ہے۔ یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو کسی بڑے دھچکے کے بغیر اسلامی معیشت اور اسلامی معاشرت کی شاہراہ پر لایا جائے تو اس کا طریقہ وہی ہے کہ آئین اور قانون پر ٹھیک طریقے سے عمل درآمد ہو۔ یہ ہماری قومی ضرورت بھی ہے، ورنہ اگر آئین اور قانون کے ساتھ کھلواڑ ہوتا رہا تو خدانخواستہ پاکستان کسی بڑے سانحہ سے دوچار ہوسکتا ہے کیونکہ یہاں بڑی افراتفری ہے، انتشار ہے۔ قرآن مجید کا صاف حکم ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝﴾ (الصف) "اے مسلمانو! تم کیوں کہتے ہو وہ جو کرتے نہیں ہو؟ بڑی شدید بیزاری کی بات ہے اللہ کے نزدیک کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔"

ہم نے آئین کے اندر بڑے بڑے دعوے کیے ہوئے ہیں کہ پاکستان میں ایسی معیشت ہوگی، ایسی معاشرت ہو گی، یہاں عدل ہوگا، انصاف ہوگا، دعوے تو یہ ہیں لیکن درحقیقت کیا ہو رہا ہے اور مجھے یاد ہے کہ گزشتہ سال وفاق ہائے صنعت وتجارت کے کراچی میں پروگرام میں جہاں ہر مکتب فکر کے لوگ آئے ہوئے تھے، حکومتی نمائندے بھی موجود تھے، اسحاق ڈار صاحب بھی موجود تھے اور دہاں سٹیٹ بینک کے گورنر نے کھڑے ہوکر کہا تھا کہ ہم اس فیصلے پر عمل درآمد کریں گے۔ اب اگر اپنے اس دعوے پر انہوں نے عمل درآمد نہیں کیا تو انہیں چاہیے کہ ذرا سوچیں تو سہی اگلی آیت کیا کہہ رہی ہے: ﴿كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ اللہ کے نزدیک یہ بہت ہی غضب کو بھڑکانے والی بات ہے۔ لہٰذا اللہ کا غضب تو ہمیں نظر آرہا ہے۔ بہت سے لوگ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ عملی طور پر ڈیفالٹ کر چکے ہیں بس ظاہر نہیں کیا جارہا۔ کچھ عارضی سہارے لیے ہوئے ہیں۔ یعنی بہت ہی خطرناک دور ہے پر اس وقت ہم کھڑے ہیں۔ اگر ہم نے توبہ نہ کی اور اپنی سمت کو درست نہ کیا، عوام بھی اور خواص بھی فکرمند نہ ہوئے تو کسی بڑی تباہی سے کوئی چیز روکنے والی نہیں ہے اس لیے کہ ہر طرح کی تباہی کو ہم خود دعوت دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: آئینی لحاظ سے حکومت پابند ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹس پر اسمبلی میں بحث کرے اور اس پر عمل درآمد کی رپورٹ دے۔ لیکن صرف اتنا ہوتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹس کو لاکر اسمبلی ممبران کے سامنے ٹیبل پر بنڈل کی صورت میں رکھ دیا جاتا ہے، سپیکر صاحب کہہ دیتے ہیں کہ یہ وہ رپورٹس ہیں، نہ کوئی ان رپورٹس کو دیکھتا ہے نہ پڑھتا ہے، پوری اسمبلی میں سے دس بارہ ممبران ہوں گے جو ان رپورٹس کو ساتھ لے جاتے ہوں گے ورنہ وہیں ٹیبل پر پڑی رہتی ہیں اور اگلے دن واپس الماریوں میں رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ صورتحال ہے۔

سوال: پاکستان معاشی لحاظ سے بیرونی قرضوں اور آئی ایم ایف کے چنگل میں پھنسا ہوا ہے، دوسری طرف مغرب ہمارے خاندانی اور معاشرتی نظام پر حملے کر رہا ہے، اس ساری صورتحال سے نکلنے کا حل کیا ہے؟

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ: معیشت کی تباہی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ 1.6 ملین ڈالر لینے کے لیے تڑپ رہے ہیں، منتیں کر رہے ہیں اور ہر شرط ماننے کو تیار ہیں۔ ان کی شرائط کو پورا کرتے کرتے بجلی، گیس، پٹرول کی قیمتیں کہاں سے کہاں پہنچا دیں، مہنگائی کس قدر بڑھ گئی، IMF بھی کوئی ایسی شرط نہیں رکھتا کہ اشرافیہ کو جو مراعات دی جارہی ہیں ان پر بھی کوئی قدغن لگائی جائے یا ان سے بھی زیادہ ٹیکس لیا جائے۔ بدقسمتی سے صرف عوام کا خون پسینہ نچوڑا جاتا ہے۔ اشرافیہ کو پٹرول، بجلی، گیس ہر چیز مفت مل رہی ہے، ان کی عیاشیاں ختم نہیں ہو رہیں، مہنگی مہنگی گاڑیاں ان کے لیے آرہی ہیں۔ آپ نے سودی نظام بھی جاری رکھا، آپ نے ظالمانہ ٹیکس بھی غریب عوام پر بڑھا دیے، آپ نے معاشرتی فرق کو بھی تقویت دی، آپ نے ایسے طبقے کو مسلط کر دیا جو کرپٹ اور عیاش ہے تو پھر معیشت کیسے ٹھیک ہوگی۔ جب تک یہ نہیں ہوگا جو قرآن پاک نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ﴾ (الاعراف:96) "اور اگر یہ بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر کھول دیتے آسمانوں اور زمین کی برکتیں۔"

وہ برکتوں کے دروازے نہیں کھل رہے اس وجہ سے کہ ہم بغاوت کے راستے پر جا رہے ہیں۔

۞۞۞

قارئین پروگرام "زمانہ گواہ ہے" کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

اسلام میں امانت داری کی تلقین

مولانا امان اللہ

اسلام میں امانت داری کی بڑی اہمیت ہے۔ جو امانت دار نہیں وہ مومن نہیں۔ شریعت نے ہر باب اور معاملہ میں خیانت سے منع فرمایا ہے۔ وہ تمام حقوق جن کی رعایت ونگہداشت کا انسان پابند بنایا گیا ہے خواہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہوں یا بندوں کے۔ تمام شرعی احکام، اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں جن کا بوجھ انسانوں نے اٹھایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا لیکن سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کردیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھا لیا، بے شک وہ بڑا ہی ظالم اور جاہل تھا۔(الاُحزاب:72)

یہاں امانت سے احکام شریعت مراد ہیں۔ لہٰذا جس نے شرعی پابندی کا پورا پورا لحاظ کیا وہ عظیم اجر وثواب سے بہرہ ور ہوا اور جس نے ظاہراً تسلیم کیا مگر دل سے نہ مانا اور جس نے ظاہری اور باطنی دونوں طریقوں سے شرعی احکام کا انکار کیا، غفلت برتی وہ منافق وکافر قرار دیا گیا۔ سورۂ احزاب کی آخری آیت میں امانت الٰہی یعنی شرعی احکام کی پابندی کرنے والے مومنین ومومنات کے لیے بشارت اور منافقین ومنافقات اور مشرکین ومشرکات کے لیے عذاب کی وعید بیان کی گئی ہے۔

اللہ کے بندو! جس طرح عبادات الٰہی، اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں اور ہم ان کی ادائیگی کے شرعاً مکلف اور پابند ہیں۔ اسی طرح لوگوں کی ودیعتیں (یعنی وہ سامان جو لوگ ایک دوسرے کے پاس کچھ وقتوں کے لیے چھوڑ دیتے ہیں اور ان کے عیوب اور رازدارانہ امور) بھی امانت ہیں۔ بادشاہ، وزراء اور افسران سے لے کر کلرک اور چپراسی تک ہر کوئی امانت دار ہے اور اس پر عائد ذمہ داریاں، امانت ہیں۔ قاضی اپنے حکم قضا میں، مدرس اپنی تدریس میں امین ہے۔ اسی طرح بیوی اور بچوں کی دینی واخلاقی تربیت بھی ایک اہم امانت ہے اور اس میں کوتاہی کرنے والا عنداللہ مسئول ہے۔ اسلام میں صلاح ومشورہ بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ جس سے مشورہ طلب کیا جائے اس پر لازم ہے کہ مشورہ طلب کرنے والوں کو صحیح مشورہ دے کیونکہ یہ بھی ایک امانت ہے اور مشورہ طلب کرنے والے پر بھی لازم ہے کہ وہ ایسے ہی شخص سے مشورہ طلب کرے جو اس کا مخلص اور ہمدرد ہو۔ اس کے جذبات کو سمجھتا ہو، اسی کی خوشی میں اپنی خوشی اور اس کی تکلیف میں اپنے لیے تکلیف پاتا ہو۔ ورنہ غیر مخلص جس کی حیثیت ایک چھپے ہوئے دشمن کی ہو تو وہ کبھی بھی صحیح مشورہ نہیں دے گا۔

دوسری بات یہ کہ ایسے ہی شخص سے مشورہ طلب کرے جو معاملہ فہم ہو۔ کسی ناواقف شخص سے جو مطلوبہ امور کی بابت صحیح علم نہ رکھتا ہو، مشورہ طلب کرنا بجائے خود جہالت وحماقت ہے نیز مشورہ ایسے ہی شخص سے طلب کیا جائے جو مومن متقی ہو کیونکہ ایمان اور تقویٰ دھوکہ وخیانت سے انسان کو روک سکتے ہیں۔

مال کی طرح بات اور کسی کا راز بھی امانت ہے اگر اس پر کوئی شخص امین بنایا جائے تو اس کے لیے بات یا راز کا افشاء خیانت ہے۔ اور آج عام طور پر اس معاملے میں لوگ بڑی خیانتیں کرتے ہیں۔ کسی بات پر اختلاف ہوا اور تمام پوشیدہ رازوں کو اُگلنا شروع کردیا۔

ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے خوف کھانا چاہئے اسی طرح گھر کا ذمہ دار اپنے گھر میں امانت دار ہے اور ہر کوئی اپنی اپنی ذمہ داریوں کے متعلق سوال کیا جائے گا؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ﴾ (النساء:58)

''اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ!۔''

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''تمہارے پاس جس نے امانت رکھی ہے اس کی امانت ادا کردو، اور جس نے تم سے خیانت کی ہے، اس کے ساتھ تم خیانت مت کرو۔'' (ابوداؤد)

اس کی خیانت کا گناہ اس کے سر ہے، تمہاری امانت داری کا تمہیں ثواب ملے گا۔ امانت دار کے لیے ضروری ہے کہ جو کچھ اس نے لیا ہے اسے ادا کردے۔ لہٰذا ہر شخص اپنے واجبات وفرائض اور بطور امانت رکھی گئی چیزوں کی ادائیگی کا از حد لحاظ کرے اور خیانتوں سے پرہیز کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ تمام حضرات وخواتین کو خیر خواہ اور امین بنائے۔ آمین۔

اسلامی بھائیو! امانت کی ضد خیانت ہے اور جس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت کا تاکیدی حکم فرمایا ہے اسی طرح اللہ اور رسول نے خیانتوں سے بھی باز رہنے کی سختی سے ممانعت فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اے ایمان والو: نہ تو اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں کو) جانتے ہو۔'' (الانفال:27)

یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی اور اللہ کی الوہیت اور رسول کی رسالت کے تقاضوں کی تکمیل میں کسی قسم کی خیانت وبدعہدی کو راہ نہ دو اور اسی طرح تم اپنے درمیان ایک دوسرے کے حقوق اور اموال وغیرہ امانتوں کے اندر بھی خیانت نہ کرو۔ خیانت یہود ومنافقین کی صفت ہے۔

سورۂ آل عمران میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآىِٕمًا ۭ﴾ (آل عمران:75)

''اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر تو انہیں ایک دینار بھی امانت دے تو تجھے ادا نہ کریں، ہاں یہ اور بات ہے کہ تو اس کے سر پر ہی کھڑا رہے۔''

میں یہود اور ان کی خیانت بیان کی گئی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

''منافق کی تین نشانیاں ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب کسی چیز پر امانت دار بنایا جائے تو خیانت کر جائے۔'' (متفق علیہ)

حقیقت یہ ہے کہ امانت میں خیانت ظلم ہے اور ظالم کسی حال میں اللہ تعالیٰ کے انتقام سے بچ نہیں سکتا۔ الا یہ کہ توبہ کرے اور حق والے کا حق ادا کرے۔ صحیح بخاری ومسلم میں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے اندر آخری زمانہ کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی بتائی گئی ہے کہ لوگوں کے سینوں سے امانتیں ختم کردی جائیں گی۔ گویا ایمان اور فطرت سلیمہ کے نتیجہ میں لوگوں میں جو

امانت داری موجود ہے وہ برے اعمال اور بدنصیبی کے سبب رفتہ رفتہ زائل ہو جائے گی۔ جب نورِ امانت زائل ہوگا تو اس کی جگہ سیاہی آئے گی، پھر سیاہی کے بعد سیاہی مزید گہری ہوتی چلی جائے گی، پھر تو امانت دار تلاش کرنے سے بھی نہ ملے گا۔ یہاں تک کہ خیر اور ایمان سے محروم لوگ ہی لائق ستائش اور قابل تعریف ٹھہریں گے۔

صحیحین میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’سب سے بہتر زمانہ میرا ہے، پھر میرے بعد والوں کا، پھر ان کے بعد والوں کا۔ عمران بن حصین کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے یہ دو بار فرمایا یا تین بار۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو بلاطلب کے گواہ بنا کریں گے، خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں رہیں گے۔ نذریں اور منتیں مانیں گے لیکن انہیں پورا نہ کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو جائے گا۔‘‘ ۞۞۞

دعائے مغفرت إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

☆ ملتان شالی کے ملتزم رفیق طاہر نسیم والدہ وفات پاگئیں۔ برائے تعزیت: 0333-6284560

☆ حلقہ پنجاب پوٹھوہار، چکوال کے مبتدی رفیق محمد عبدالرزاق کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0300-5477847

☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، مردان کے رفیق محترم محمد سلیمان خان کی والدہ وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0301-7191790

☆ حلقہ فیصل آباد کے مقامی امیر ٹوبہ ٹیک سنگھ حافظ محمد شفیق کے چھوٹے بھائی وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0321-6569372

☆ حلقہ فیصل آباد کے نقیب اسرہ عمران انجم کی پھوپھی وفات پاگئیں۔

برائے تعزیت: 0303-4446054

☆ فیصل آباد شالی کے مبتدی رفیق عثمان خان کے سسر وفات پاگئے۔

برائے تعزیت: 0322-6019230

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

گوشۂ انسدادِ سود

ضمیمہ

تنظیم اسلامی کی انسدادِ سود کی جدوجہد کی روداد (گزشتہ سے پیوستہ)

از حافظ عاطف وحید

☆ اس درخواست کے جواب میں 17 / اگست 2012ء کو فیڈرل شریعت کورٹ کی جانب سے یہ جواب وصول ہوا کہ چوں کہ درخواست گزار متذکرہ بالا کیس میں ایک ’’پارٹی‘‘ نہیں ہے اور چوں کہ یہ درخواست فیڈرل شریعت کورٹ کے 1981ء Procedure کے مطابق نہیں اس لیے یہ درخواست رد کی جاتی ہے۔

☆ اس جواب کے موصول ہونے پر 28 جولائی 2013ء کو تنظیم اسلامی کی جانب ہی سے ایک دوسری درخواست بعنوان "Petition under article 203-D of the Constitution of Pakistan 1973" دائر کی گئی جو کہ ایک آئینی درخواست تھی جو فیڈرل شریعت کورٹ میں آئین کے سیکشن 34-CPC/ Interest being against the injunction of Islam کے تحت تھی۔ اس درخواست میں پاکستان کے آئینی تشخص اور ریاست پاکستان کی آئینی ذمہ داریوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ استدعا کی گئی تھی:

In this spirit that this petition is being filed and the petitioner believes that Allah and Prophet Muhammad (S.A.W) will be pleased with all those who will strive to achieve this noble case and will be displeased who will show reluctant in the matter.

It is therefore, respectfull prayed that a declaration may be made to the effect that interest (Ribah) in all its forms is Haram/ prohibited in Islam and the Government of Pakistan may be directed to take prompt measures for the eradication of the evil of (Ribah) interest from the Islamic Republic of Pakistan.

’’درخواست گزار یہ درخواست اس یقین کے ساتھ پیش کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ ﷺ ہر اس شخص سے راضی ہوں گے جو اس عظیم مقصد کی خاطر جدوجہد کرے گا، اور اس معاملے میں تردد کا مظاہرہ کرنے والوں سے ناراض ہوں گے۔ چنانچہ یہ استدعا کی جاتی ہے کہ یہ اعلان کیا جائے کہ سود (ربوا) اپنی تمام صورتوں سمیت اسلام میں حرام / ناجائز ہے، اور حکومت پاکستان کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان سے سود کی اس نحوست کے خاتمے کے لیے بروقت اقدامات کرے۔‘‘ (جاری ہے) (بحوالہ ’’سود: حرمت، خباثتیں، اشکالات‘‘، از حافظ انجینئر نوید احمدؒ)

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 405 دن گزر چکے!

دعائے صحت کی اپیل

☆ ملتان کینٹ کے امیر جناب عمر کلیم خان کے چھوٹے بیٹے کی ٹانگ کا فریکچر ہو گیا ہے۔

برائے بیمار پرسی: 0301-7537007

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(11 تا 22 مئی 2023ء)

جمعرات (11-مئی) کو مرکزی اُسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (12-مئی) کو قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ شام کر حلقہ آزاد کشمیر کے دورہ کے لیے اسلام آباد پہنچے۔ رات ڈاکٹر ضمیر اختر خان صاحب کے ہاں قیام کیا۔

ہفتہ (13-مئی) کو اسلام آباد سے مرکزی ایوان صحافت مظفر آباد پہنچے۔ چونکہ امیر محترم کو صحافی حضرات کی طرف سے مدعو کیا گیا تھا، اس لیے ان کی بڑی تعداد پہلے سے منتظر تھی۔ انہوں نے اس نو تعمیر شدہ عمارت میں مختلف علمی شخصیات کے لیکچرز شروع کرنے کا طے کیا تھا۔ اس مقصد کے لیے امیر محترم وہ پہلی شخصیت ہیں جن کو پہلی دفعہ یہاں پر خطاب کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ طے شدہ وقت کے مطابق (تقریباً 12 بجے دن) امیر محترم نے ''موجودہ مسائل اور ہمارا کردار'' کے موضوع پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ آخر میں سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی۔ بعد نماز مغرب رائل کانٹیننٹل ہوٹل میں موجودہ صورت حال پر سورۃ الانفال کی آیات 24 تا 29 کی روشنی میں اجتماع عام سے مدلل خطاب فرمایا۔

اتوار (14-مئی) کو صبح 08:00 بجے کلیۃ الدعوۃ الاسلامیہ چھلہ بانڈی میں ''اعلیٰ ترین سودا'' کے عنوان سے درس قرآن دیا، جس میں ادارے کے طلبہ، اساتذہ اور معززین نے شرکت کی۔ سوال وجواب کے ذریعے قرآن مجید کے مختلف مقامات کی وضاحت فرمائی اور درس کے اختتام پر سامعین اور طلبہ سے باقاعدہ ملاقات کی اور ان کا تعارف حاصل کیا۔ بعد ازاں امیر محترم کو ادارہ کے مختلف شعبوں کا visit کرایا گیا۔ انہوں نے مہمانوں کی کتاب میں اپنے تاثرات سپرد قلم کیے اور مناظر TV کے لیے مختصر انٹرویو بھی دیا۔

اسی روز 10 بجے مسجد عمر بن خطاب میں رفقائے تنظیم سے ملاقات کی۔ امیر حلقہ نے نظم کا تعارف کروایا۔ نئے شامل ہونے والے رفقاء کا امیر محترم نے تعارف حاصل کیا۔ اس کے بعد سوال وجواب ہوئے اور نئے شامل ہونے والے رفقاء سے بیعت مسنونہ لی گئی۔ اکثر رفقاء نے تجدید بیعت بھی کی۔ کھانے اور نماز ظہر کے بعد حلقہ کے ذمہ داران سے خصوصی ملاقات کی جو 02:15 بجے تک جاری رہی۔ ناظم اعلیٰ، نائب ناظم اعلیٰ اور امیر حلقہ اس دوران امیر محترم کے ساتھ رہے۔ نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

جمعرات (18-مئی) کو مرکزی اُسرہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد از ظہر شعبہ تربیت کے ارکان سے ملاقات کی اور پھر شعبہ رابطہ وقانونی امور سے میٹنگ کی۔

جمعہ (19-مئی) کو صبح رجوع الی القرآن کورس کے شرکاء سے گفتگو کی۔ بعد ازاں شعبہ نظامت اور رابطہ وقانونی امور سے میٹنگز کیں۔ قرآن اکیڈمی لاہور میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد نماز عصر نائب ناظم اعلیٰ شرقی زون کے ہمراہ حلقہ سرگودھا کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ سیال موڑ پر امیر حلقہ اور مقامی امراء نے امیر محترم کو خوش آمدید کہا۔ اسی مقام پر شرقی تنظیم کے مبتدی رفیق ڈاکٹر محمد شریف صاحب کے ہسپتال، سلطان میڈیکل کمپلیکس کی ملحقہ مسجد میں بعد نماز مغرب ''محبت رسول ﷺ کے عملی تقاضے'' کے موضوع پر خطاب فرمایا، جس میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ رات 10:30 بجے اسرہ 90 جنوبی روانگی ہوئی۔ یہاں پر نقیب اسرہ عثمان اکرم گل صاحب کے ہاں قیام کیا۔

ہفتہ (20-مئی) کو بعد نماز فجر ایک مسجد میں سورۃ التوبہ کی آیات 111 و 112 کے حوالے سے خطاب فرمایا۔ 08:30 بجے چک 90 جنوبی کے النور ہال اسکول میں ''قرآن حکیم اور ہم'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس پروگرام میں علاقے کی مذہبی وسیاسی شخصیات نے بھی شرکت فرمائی۔ شرکاء کی کل تعداد 500 کے قریب تھی۔ یہاں سے فراغت کے بعد 10:00 بجے مسجد جامع القرآن سرگودھا کے لیے روانہ ہوئے۔ یہاں پر 11:00 بجے ''پاکستان کی سلامتی اور ہمارا کردار'' کے حوالے سے خطاب فرمایا۔ اس موقع پر علماء، تاجر و پروفیسرز حضرات کے ساتھ ملاقات کا اہتمام کیا گیا تھا۔ شرکاء کی کل تعداد 60 تھی۔ بعد نماز عصر جوہر آباد کے لیے روانگی ہوئی۔ وہاں پر بعد نماز مغرب العزیز میرج ہال میں ''پاکستان کے مسائل اور ان کا حل'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس میں 1500 کے لگ بھگ حضرات نے شرکت کی۔ رات (رفیق تنظیم کے زیر انتظام) رفاہ کالج میں قیام کیا۔

اتوار (21-مئی) کو بعد نماز فجر حلقہ سرگودھا کے اجتماع کے دوران سورۃ الحج آیت 78 کی روشنی میں تذکیری گفتگو کی۔ صبح 08:30 بجے حلقہ کے رفقاء سے ملاقات کی۔ امیر حلقہ نے حلقہ کے نظم کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں گزشتہ سال شامل ہونے والے نئے رفقاء کا تعارف کروایا گیا۔ پھر سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ اس کے بعد امیر محترم نے تذکیری گفتگو فرمائی۔ مبتدی وملتزم رفقاء نے امیر محترم سے بیعت مسنونہ کی۔ 11:00 بجے حلقہ کے ذمہ داران کے ساتھ ملاقات کی۔ سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ یہ پروگرام 01:00 بجے تک جاری رہا۔ کھانا اور نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد 02:00 بجے لاہور کے لیے واپسی ہوئی۔ لاہور سے کراچی کے لیے روانگی ہوئی۔

پیر (22-مئی) کو قرآن اکیڈمی ڈیفنس میں نائب ناظم اعلیٰ نعمان اختر اور امیر حلقہ ڈاکٹر الیاس کے ساتھ ایک ادارہ ''شعور'' کے شعیب مدنی صاحب سے ملاقات کی۔ اس کے علاوہ معمول کی مصروفیات رہیں۔ نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے آن لائن رابطہ رہا۔

in a future life, but has also brought practical answers to the problems of this-worldly life. And surely we do need concrete facts. In today's situation of crisis, the call for renewal, change, and progress is heard everywhere. The Prophet Muhammad *(SAAW)* is the prime example of a personality who understood how to bring about revolutionary progress and build a community of true brotherhood. For example, his address on the occasion of the Farewell Pilgrimage epitomizes the climax of his mission, in which he said: "An Arab has no superiority over a non-Arab, nor has a non-Arab over an Arab. You are all born of Adam, and Adam was made out of clay." This universalism is also depicted subtly in the above cited Qur'anic ayaat; both address all humanity and thus make explicit the fundamental facts shared by all human beings.

The role of an important pillar of Islam, Hajj, is also very significant in this context. The spirit of Hajj is the spirit of sacrifice of vanities, dress and personal appearance, pride relating to birth, national origin, accomplishments, work or social status. It signifies the brotherhood of all Muslims, demonstrated in the greatest of all international assemblies. The privileged cast away their arrogance and pride because they know it is a sin to be harsh or scornful to one's bother. In bridging the gap between man and man, forgiveness (which is closely related with taqwa) plays an essential part. Magnanimity is a sign of strength.

<u>Ref:</u> An excerpt from the English translation of the Book قرآن اور امن عالم byDr Israr Ahmad *(RAA)*; "The Qur'an and World Peace" [Translated by Dr. Absar Ahmad]

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام تربیتی پروگرام

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام 20 مئی 2023ء بروز ہفتہ صبح 8:30 تا اگلے روز بعد نمازِ فجر کے درس قرآن تک ایک روزہ تربیتی اجتماع کا انعقاد رفاہ کالج جوہر آباد میں کیا گیا۔ جس میں میانوالی، جوہر آباد اور سرگودھا سے مجموعی طور پر 61 رفقاء اور 5 احباب نے پروگرام میں شرکت ۔ پروگرام کی تفصیل کچھ یوں تھی:

تلاوت قرآن حکیم کی تلاوت و ترجمہ کی سعادت میانوالی کے ملتزم رفیق میاں عارف محمود نے حاصل کی ۔ اس کے بعد مقامی امیر تنظیم غربی عبدالرحمٰن نے ''روح و بدن کی جنگ میں کامیابی حاصل کرنے والے'' کے موضوع پر سورۃ المومنون کی روشنی میں درسِ قرآن دیا۔ درسِ حدیث بعنوان ''تجارت میں سچائی اور دیانتداری'' تنظیم شرقی کے رفیق طاہر محمود نے دیا۔ اس کے بعد مقامی امیر نور خان نے ''فتنوں سے نکلنے کا واحد راستہ کتاب اللہ'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

اس کے بعد چائے اور باہمی ملاقات کے لیے وقفہ ہوا۔ وقفہ کے بعد ''ملکی سیاست اور تنظیم اسلامی کا مؤقف'' کے موضوع پر رفقاء کو بانیٔ محترم کا ویڈیو خطاب بذریعہ ملٹی میڈیا سنوایا گیا۔ خطاب کے بعد حمید اللہ خان ناظم دعوت حلقہ نے رفقاء کو ''احسان اسلام'' بذریعہ ملٹی میڈیا پریزنٹیشن دی۔ اس کے بعد نماز اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

سہ پہر 4:00 بجے پروگرام کا دوبارہ آغاز کرتے ہوئے حمید اللہ خان نے ''کیا میری سیاسی محنت میری نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے'' کے موضوع پر مذاکرہ کروایا۔ مذاکرے کے لیے رفقاء نے بانی محترم کی تقریر سے سوالات و جوابات تیار کیے تھے۔ مذاکرے کے بعد میانوالی تنظیم کے نقیب اسرہ شفاء اللہ نے سالانہ امراء، نقباء و معاونین ریفریشر کورس کے موقع پر امیر محترم کی طرف سے بیان کردہ 13 نقات (تذکیری و اہداف) بیان فرمائے اور رفقاء کو ان کی یاددہانی کروائی۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد رفقاء نے انفرادی تلاوت فرمائی اور نماز مغرب کے بعد قریبی العزیز میرج ہال میں امیر تنظیم اسلامی کا خطاب بعنوان ''پاکستان کے مسائل اور اُن کا حل'' سماعت کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ خطاب کی سماعت کے بعد ہال میں ہی نماز عشاء ادا کی اور واپس رفاہ کالج آ گئے اور رات آرام فرمایا۔ اگلی صبح نمازِ فجر امیر محترم کی امامت میں ادا کی، بعد نماز فجر رفقاء نے امیر محترم کا ''سورۃ الحج کی آخری آیت کی روشنی میں'' درس قرآن سماعت فرمایا۔ درس کے بعد امیر حلقہ نے اختتامی کلمات میں اس سہ ماہی تربیتی پروگرام میں پیش کیے گئے موضوعات کو دہرایا۔ انہوں نے رفقاء کو تربیتی اہداف اور کورسز کو جلد از جلد مکمل کرنے، باہمی تعلقات خوشگوار بنانے اور رحماء بینھم پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب و تشویق دلائی۔ گھریلو اسرے کے قیام اور احسان اسلام سرکلر کو عملی زندگیوں میں لانے کی بھی ترغیب دلائی۔ آخر میں رفقاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسنون دُعا کے ساتھ تربیتی پروگرام کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ شرکاء کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں منظور و مقبول فرمائے۔ آمین!

(رپورٹ: ہارون شہزاد، ناظم نشر و اشاعت حلقہ سرگودھا)

Cordial relations among the nations of the world

The desire for world peace and cordial relations among the nations of the world led to the formation of "League of Nations" in the early part of this century. But it failed miserably and ceased to exist after a few years because of the utterly selfish and inhuman attitude of some of the member countries. The yearning for peace and amicability in international relations persisted and it again resulted in the formation of a world body known as the "United Nations Organization." It is an open secret, however, that it too has failed to achieve its purpose. Most resolutions passed by the UNO are not implemented in clear defiance of its Charter. Even though it has a prestigious paraphernalia of offices and divisions, its efficacy as a custodian of peace has never been up to the mark.

If we look at the matter from the right perspective, we realize that only Islam can meet the challenge of the time. The failure of peace-making world bodies like the UNO lies in the fact that these cannot possibly offer a ground for treating various national and ethnic groups as equal partners in the community of nations. Islam, on the other hand, gives us two such fundamental concepts which alone can bind the human race in one single totality. It tells us that all human beings living on the surface of this earth come from one primordial pair — Adam and Eve (May Allah's *SWT* peace and blessing be on them)— and as such they are like members of one family. Again, the Creator of all is Allah *(SWT)* and as such they are all equal in His sight. White people have no superiority over colored nations, nor have Western nations any ground to boast against the Eastern ones. Islam totally negates all baseless values and attitudes which treat some people as inferior to others in any respect whatsoever.

The contents of verse 13 of Surah Al-Hujurat:

> O mankind! We created you from a single (pair of a) male and a female, and made you into nations and tribes, so that you may know each other. Verily the most honored of you in the sight of Allah is (one who is) the most righteous of you.... *(Al-Hujurat 49:13)*

have appeared in reverse order in the first ayah of Surah Al-Nisa thus:

> O mankind! Be mindful of your Guardian-Lord Who created you from a single person. Created, of like nature, his mate and from them twain scattered countless men and women. Be mindful of Allah through Whom you demand (your mutual rights), and (be mindful of violating relations based on) the wombs; for Allah ever watches over you. *(Al-Nisa 4:1)*

All our mutual rights and duties, according to Islam, are referred to Allah *(SWT)*. We are His creatures; His will is the standard and measure of good, and our duties are measured by our conformity to His Will. The Prophet of Islam *(SAAW)* has not only shown a way to salvation

Vol: 32 Regd. No. C.P.L NO.114 No.22

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore